یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کی روز دوز بازار + پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ ... شش ماہی

اخبار معہ رسالہ قانونی .. .. ۵ .. .. سے

صرف اخبار .. .. سے ۴

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق .. ۳

بغیر شش ماہی یا سالانہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا +

نمونہ کا پرچہ ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی - اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے - ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا +

نمبر ۲۸ | امرتسر - مورخہ ۱۱ - اکتوبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر - مطبوعہ ۱۱ - اکتوبر ۱۸۹۷ء - یوم دوشنبہ

آفریدی اور امیر

"اظہار البیان فی نصیحت آل افغان"

انگلو انڈین اخبارات بھی اونٹ سے کسی طرح کم نہیں جس کی کوئی کل سیدھی نہیں بیٹھتی کچھ عرصہ سے انکو اپنے مفسدانہ اغراض و مقاصد میں بہت کچھ کامیابی کے آثار نظر آنے لگے ہیں - انکی پالیسی جسقدر متزلزل ہے - اسکی نظیر شائد صفحہ ہستی پر ملنا محال ہے - گذشتہ باتوں کو چھوڑ کر تازہ سرحدی فسادوں کو لیجئے - پہلے پہل انہوں نے ان کے متعلق امیر صاحب کی شرکت کی بابت میں طاق پھاڑ پھاڑ کر زمین و آسمان ایک کر دیئے لیکن معاً اسکے بعد ہی بادنما مرغ کی طرح اُن کے رُخ بدل گئے اور امیر صاحب کی بے لوثی اور برٹش گورنمنٹ کے ساتھ رفاقت اور معاونت پر ثابت قدمی اور وفاداری کی نسبت قسمیں کھا کر اعتماد ظاہر کرنے لگے - ضیاء الملت والدین - اس میں شک نہیں کہ نہایت ہوشیار مدبر اور جیسا کہ خود ایک انگلو انڈین اخبار نے لکھا تھا - ایشیا کی بے مثل زبردست فرمانروا ہیں - مگر اس میں شک نہیں کہ وہ نہایت صاف گو ہیں - اور جو کچھ اُن کے دل میں ہوتا ہے - بے کھٹکے زبان پر لے آتے ہیں - ہمارے انگلو انڈین اخبارات بفضل خداغائت درجہ کے عصبی مزاج بھی ہیں - پتہ کھٹکا اور بندہ بھڑکا - یہہ یورپین ڈپلومیسی یا بالفاظ دیگر ریاکاری کے عادی - انکو ایشیائی صاف گوئی اور بے ریائی سے سایہ کا بھی بھوت بنکر چمٹ جاتا ہے + امیر صاحب نے علاوہ سرکار انگلشیہ کو اپنے خاص مراسلہ سے اپنی وفاداری اور رفاقت کا یقین دلانے کے عملاً بھی اپنے اعتبار اور دیانت و صداقت کو ثابت کر دیا - انہوں نے جو جواب آفریدیوں کی درخواست معاونت کا دیا - اس میں انہوں نے صاف صاف اپنے دل کی سچی باتیں کہہ دیں - اب ہمارے لاہوری انگلو انڈین ہمعصر کو رعشہ ہو گیا - وہ اب پھر وہی پرانی گت بجا رہا ہے کہ امیر صاحب دراصل ان فسادوں میں شریک ہیں - انکی پاس ۲۰۰۰ توپیں فی توپ ایک ہزار گولہ - ۳ سے ۴ لاکھ تک بندوقیں اور بیشمار کارتوس اور گولی بارود ہے - وہی ان سرحدی اقوام کو گولی بارود دیتے ہیں - مگر اب وہ اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت کرنا چاہتے ہیں اسی واسطے جبکہ کوئی ذرا سی بھی شبہہ کی بات ہوئی اور فوراً بلا پوچھے وہ اپنی بے تعلقی اور بے قصوری ثابت کرنے کو تیار ہیں - اور کہ ان کے مظالم کے باعث انکی رعایا اُن سے سخت متنفر ہے - سردار حبیب اللہ خان اُنسے بڑھکر ہر دلعزیز ہیں - اسکے علاوہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ درہ خیبر چونکہ آفریدیوں کی ماتحت مسدود ہے تو مال تجارت بھی کابل سے ہندوستان نہیں آسکتا اور خود امیر صاحب کا سامان حرب جو انہوں نے یورپ سے منگوایا تھا - اسوقت پشاور کے ریلوے گودام پر پڑا ہے اور آگے نہیں جا سکتا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ امیر صاحب کا کسقدر نقصان ہو رہا ہے - لیکن لاہوری انگلو انڈین لکھتا ہے کہ امیر صاحب اپنی غرض پوری کرنیکے واسطے اس نقصان کو بھی گوارا کر لیا - مگر سرحدی فسادوں کی شرکت کو ترجیح دی - ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ امیر صاحب کی گذشتہ حالات ناظرین اخبارات سے پوشیدہ نہیں - انکی طبیعت کا رخ اُن کے متعلق روزمرہ کے واقعات سے نہایت اچھی طرح اندازہ ہو سکتا ہے - لہذا اس انگلو انڈین کے ان الزاموں کو مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں دی جا سکتی ذیل کے واقعات بجائے خود امیر صاحب کی نیک نیتی اور وفاداری کے شاہد ہیں +

کابل میں امیر صاحب کے حکم سے ایک اعلان سربمہر اچسپاں کیا گیا ہے - جو آفریدیوں کے ایلچیوں کے جواب میں ہے جو امیر صاحب کی خدمت میں بطلب امداد گیا تھا - مگر جو جلال آباد سے ہی واپس کر دیا گیا تھا امیر صاحب کا اعلان عام میں اس جواب کی تاریخ ۲۲ - ستمبر ۱۸۹۷ء ہے اور وہ حسب ذیل ہے :-

"تراہ کے آفریدیوں نے اپنے اٹھارہ آدمی میرے پاس روانہ کئے تھے - جن میں ملک - علماء اور دیگر معزز سربرآوردہ اراکین شامل تھے - ہر ایک حصہ قوم نے علیحدہ عرضی ارسال کی تھی اور مجھ

سے امداد چاہی تھی۔ میرے حسب حکم یہہ لوگ جلال آباد میں روک لئے گئے۔ اور اُنکی عرضیاں مجھکو بھیج دی گئیں۔ جنکو میں نے ملاحظہ کیا۔ میں نے انکی عرضیوں کے جواب جلال آباد بھیجدیئے۔ تاکہ انکو وصول کرکے وہ واپس چلے جائیں انکی عرضیوں کی تفصیل اسطرح ہے:۔

"زمانہ قدیم سے برٹش گورنمنٹ بتدریج ہمارے ملک پر قبضہ کرتی چلی آرہی ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ملک پر ہی بلکہ افغان علاقہ پر بھی۔ اور گورنمنٹ مذکور نے مختلف مقامات اور علاقوں میں قلعے بھی تعمیر کرلیئے ہیں۔ ہمنے بہت سے موقعوں پر افغان گورنمنٹ سے اسکی شکایت کی۔ مگر حضور والا نے ہماری شکایتوں پر کچھ توجہہ نہ مبذول فرمائی۔ لہذا لاچار ہوکر۔ اور اسلام اور اپنے مذہب پر ثابت قدمی کا لحاظ کرکے ہمنے خداوند تعالیٰ کی رہبری پر برٹش گورنمنٹ سے جہاد شروع کردیا۔ اور ہمنے ہر طرح انگریزوں سے اپنے تعلقات قطع کرلیئے۔ ہم نے ہنگو کے اوپر سمانا کے پانچ قلعے لوٹ لئے اور تباہ کردیئے۔ ایک قلعہ شنواری کے پاس سمانا کے دامن میں انگریزی علاقہ کے اندر۔ ایک قلعہ درہ ابلان کے پاس کوہاٹ کے قریب۔ ایک تھانہ تورا وادی کے پاس۔ دوسرا تھانہ کاہی کے پاس۔ ایک تھانہ غالو چینا کے پاس۔ ایک تھانہ شمس الدین کے پاس۔ ایک چیروی کے پاس۔ ایک کرقلعہ متصل خٹک۔ ایک تھانہ نیمک کے پاس۔ ایک تھانہ سرائے تراب کے پاس۔ اور ایک ہندو بازار متصل سرائے اب لوٹ لیا اور تباہ کردیا۔ مذکورہ بالا پہاڑ کی چوٹی پر ابھی تین بڑے قلعے ہیں جنپر ہمنے قبضہ نہیں کیا ہے۔ مگر بفضل خدائے کریم ہم انکو بھی لیکر جلا دینگے تراہ کی تمام لوگ پہاڑ کی چوٹی پر جمع گئے ہیں۔ اور اسکے دامن میں کوہاٹ سے دوقران تک علاقہ قرم میں۔ سرحد اور کرم بھی پھیلی ہوئی ہے۔ اور یہاں کے اقوام وقتاً فوقتاً اپنے علاقوں میں علیحدہ علیحدہ جہاد کرتے رہے ہیں۔ ہم کبھی گورنمنٹ برطانیہ کی مطیع نہ ہونگے۔ اور انکی رعایا نہ بنینگے۔ ہم اپنے ملک کی عنان حکومت کبھی برٹش گورنمنٹ کو نہیں دینگے۔ بلکہ اسکے برعکس ہم فرمانروائے اسلام کی گورنمنٹ کی متابعت کرنیکو تیار ہیں۔ گورنمنٹ اسلامیہ پر واجب ہے کہ نہ صرف ہمارے اغراض و مقاصد کی نگاہداشت کرے۔ اور ہماری حالت پر غور کرے بلکہ کل افغانستان کے مقاصد کی حفاظت کرے اور اسکی حالت کا خیال کرے۔ لہذا ہم یہہ اٹھارہ شخص اپنے ملک علماء اور بزرگ معہ اپنی عرضیوں کے حضور والا کی خدمت میں روانہ کرتے ہیں۔ ہم فی الحال سلسلہ سمانہ پر جہاد میں شریک ہیں۔ اور مستدعی ہیں کہ جو کچھ حضور انور ہمارے حق میں مفید اور بہتر خیال فرمائیں عنائت خسروانہ سے عمل میں لائیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے ہم حضور انور کی ہدایت پر عمل کرینگے۔ کیونکہ ہم اپنے کاروبار کا کل انصرام و اہتمام ہر طرح پر قطعی اور کلیتہً حضور انور کی ہاتھ دیدینگے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ہماری اہل قوم حضور انور کی خدمت کریں اور یہی وقت ہے کہ حضور انور اپنی غرض و مقصد حاصل فرماسکتے ہیں اسوقت تمام مسلمان فوجوں۔ توپخانہ۔ اور زر ہر صورت سے حضور انور کی اختیار میں ہیں۔ اگر انگریز فتحیاب ہوں تو وہ مسلمانوں کو پامال کردینگے۔ اس سمت میں جو کچھ امداد حضور ہمکو عنائت فرمائیں۔ وہ ہمارے ہی حوالے کردی جائے۔ ہمکو امید ہے کہ اس عرضی کو ملاحظہ فرماکر حضور عالی ہمکو جواب سے ممنون فرمائینگے۔ مورخہ ۔ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ"

جواب منجانب امیر صاحب:۔

"میں نے تمہاری عرضیاں پڑھی ہیں۔ معلوم ہو کہ ان سب کی غرض و غائت ایک ہی ہے۔ اب میں تمکو جواباً لکھتا ہوں۔ کہ ۱۸ سال گذرے جب میں کابل آیا تھا۔ اور تم خود جانتے ہو کہ میں خیبر کے راستہ راولپنڈی گیا تھا۔ برٹش گورنمنٹ کے ساتھ چونکہ میری دوستی تھی میں بحیثیت مہمان کے اُنکے ملک کو گیا تھا اور راستہ میں درہ کی دونوں طرف مجھکو تمہارے بہت سے ہم قوم ملے جنہوں نے مجھ کو سلام کئے۔ اب جو کچھ تم کہتے ہو اگر سچ ہے۔ تو کیوں نہ اُسوقت تمنے اس معاملہ کا مجھ سے ذکر کیا۔ تاکہ میں جناب وائسرائے سے اس بارہ میں خود گفتگو کرتا؟ اسکے چند سال بعد جب سرحدی مورچہ بندی ہوئی تھی۔ سر مارٹیمر ڈیورنڈ خیبر سے گذر کر کابل آئے تھے۔ تمام سرحدی اقوام اس سے آگاہ تھیں۔ اور انہوں نے خود مشن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیوں نہ اسوقت تمہارے ملا و ملک اور بزرگ میرے پاس آئے۔ جب ڈیورنڈ صاحب سرحدی کرنیکیواسطے بااختیار ہوکر اسطرف آئے تھے تاکہ اس بارہ میں اُنسے بحث کرتا؟ اسوقت تم سب خاموش رہے۔ میں نہیں جانتا کیا وجہہ ہے کہ تم میں اور برٹش گورنمنٹ میں ناچاقی ہوگئی۔ اب جب ہم اُنسے لڑے اور تمنے انکو ناراض کردیا۔ تو تم میرے آئے میں کاروبار سلطنت کے بارہ میں برٹش گورنمنٹ سے معاہدہ کرچکا ہوں۔ اور ابتک انگریزوں کی طرف سے کوئی امر خلاف وزری معاہدہ کا نہیں ہوا۔ باوجودیکہ وہ عیسائی گورنمنٹ ہے۔ ہم مسلمان پیغمبر کے چاروں خلفاء پیغمبر کے پیرو۔ لہذا ہم کس طرح معاہدہ توڑ دیں۔ قرآن شریف کی اس آیت کی تم کیا کہتے ہو جس میں لکھا ہے کہ "اپنا وعدہ وفا کرو" وعدہ وفا کرنا مسلمان کا سب سے پہلا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ نے اُسوقت جبکہ مخلوق کو پیدا کیا۔ تو سب سے پہلے اس سے دریافت کیا۔ کہ آیا میں تمہارا خدا ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں تو ہمارا خدا اور ہمارا خالق ہے۔ لہذا حشر کے دن سب سے پہلا سوال اقرار و وعدوں کے ایفا کی نسبت ہوگا۔ مسلمان اور کافر اس امتحان سے ایک دوسرے سے ممیز ہونگے۔ لہذا تم اچھی طرح سمجھتے ہو کہ معاہدہ کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ میں لغیر کسی باعث یا موقع و محل کے کبھی معاہدہ سے خلاف [illegible] کرونگا۔ کیونکہ انگریزوں نے آجتک کبھی اس حد کی نسبت کوئی خلاف ورزی نہیں کی جو اس نقشہ میں جسکو انہوں نے منظور کیا ہے پھر کیوں میں اقرار سے پھروں؟ ایسی حرکت انصاف سے بعید ہوگی۔ میں چند خود غرض اور مطلب آر لوگوں کے مشورہ سے اپنے اور اپنی قوم پر بدنامی کا داغ نہیں لگا سکتا۔ جو کچھ تم نے اپنے ہاتھوں کیا ہے اپنی گردن پر اُٹھاؤ۔ مجھکو تم سے کوئی سروکار نہیں۔ تم خود اپنی نیک و بد کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہو۔ اب جبکہ تم مشکلات اور تکالیف میں پھنس گئے ہو۔ اور اپنا کام خراب کرچکے ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری مدد کروں۔ تم اُسوقت کو اپنے ہاتھ سے ضائع کرچکے ہو جسوقت یہہ معاملات سدھر سکتے تھے۔ اب میں نہ کچھ کہہ سکتا ہوں اور نہ کرسکتا ہوں۔ جو ملک سے میرے پاس بھیجے تھے میں نے انکو جلال آباد سے واپس کردیا ہے۔ میں نے انمیں سے ہر ایک کو ایک لنگی اور دس روپیہ زاد راہ کے دیئے میں اور کابل آنے کی تکلیف نہیں دی" +

ماسوا اس کے امیر صاحب نے پشتو میں ایک اعلان صادر فرمایا ہے۔ جسکی سرخی ہے "اظہار النصیحت لاہل افغان" اسپر تاریخ ۱۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۵ ہجری المقدس درج ہے۔ یعنی ۱۸۹۷ء مگر جو حال ہی میں افغانستان میں شائع ہوا ہے۔ اخبار پاؤنیر امیر صاحب کی ان کارروائیوں پر ہمارے بوکھلائے ہوئے لاہوری انگلو انڈین ہمعصر کے بہت کچھ اعتماد ظاہر کرتا ہے اور صرف اس کی تشریح کہ یہہ اعلان ۱۳۔ اگست کا لکھا ہوا ہے اور اب شائع کیا جارہا ہے، اسطرح کرتا ہے کہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ امیر صاحب نے اسکی اشاعت اُسوقت اسلئے ملتوی رکھی تھی کہ شاید بالائے سوات کی فضا زیادہ نہ پھیلینگے۔ اور خلاف ورزی اقرار نامجات کیواسطے اقوام کو ملامت اور لعن طعن کی ضرورت نہ پیش آئیگی۔ مگر آخر کار ملاؤں کی بھڑکانے سے یہہ لوگ اس حالت کو پہنچ گئے کہ امیر صاحب کو انکو ملامت اور تنبیہہ کی ضرورت پیش آئی۔ اخبار پاؤنیر لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی پٹھانوں کی نسبت کبھی اچھی رائے نہیں رہی اور کہ انہوں نے ۱۸۸۰ء ۱۸۸۱ء میں بھی اپنے مراسلہ بنام برٹش گورنمنٹ میں یہی امر اچھی طرح واضح کردیا تھا۔ اور اس اعلان حال کو پڑھکر ایک امر نہایت اچھی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ امیر صاحب کا مصمم ارادہ ہے کہ ان اقوام کو انہیں کے حال پر چھوڑ دیا جائے +

اخبارات

مگر اخبار انگلشمین اسکے خلاف اسی لیاقت سے جو انگلو انڈین کا خاصہ ہے۔ امیر صاحب پر ان اقوام کو نہ صرف امداد دینے بلکہ ان تمام فسادوں کی تحریک کا الزام لگاتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ حال میں امیر صاحب نے کابل میں ملاؤں کو جمع کرکے کسی مذہبی معاملہ پر بحث کی اور اسکے بعد ان ملاؤں نے اپنے وعظوں سے یہہ شورش برپا کردی۔ اور یہہ کہ امیر صاحب کی کتاب جہاد پر عام طور پر تقسیم کیگئی اور آخر میں لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی سپاہ نے علاوہ انکی رعایا کی ہمارے دشمنوں کے ساتھ ملکر ہم پر حملہ کیا اور اسوقت بھی ہزاروں کنڑ افغان ہمارے خلاف دشمنوں کے شریک اور معاون ہیں۔ اسکے بعد یہہ ایراد کرتا ہے کہ شیر علی اس سے کم اشتعال انگیز پالیسی پر عمل کرنیکیواسطے ہی تخت سے اتار کر پھینک دیا گیا تھا۔ مگر اب یہہ حال ہے کہ "ہم مزہ سے بیٹھے ہاتھ مل رہے ہیں۔ صبر کئے ہوئے ہیں۔ اور بظاہر شکر گذار ہیں کہ امیر صاحب مہربانی فرماکر ہمارے ساتھ دوستی اور رفاقت کا اظہار فرمارہے ہیں"۔ مگر

یہہ نے ابھی اسی ذیل میں لکھی جانی چاہئے - جو ہمنے ابتدا میں ایسے خیالات کی نسبت لکھی ہے - اور سپر خاک ڈالکر ہم اس اعلان کا بالتفصیل ترجمہ جو افغانستان میں شائع ہوا ہے :-

"اعلان منجانب امیر ضیاء الملت والدین -

"تمام علماء افغانستان کو جو امیر کے علاقہ یا کوہ جبال میں رہتے ہیں" -

"واضح ہو کہ مجھکو تمہارے حالات تمہاری عرضیوں سے اور نیز اپنے مخبروں سے معلوم ہوئے ہیں - اور مجھ کو اچھی طرح خبر ہے کہ تم اپنے گھروں اور اپنے جلسوں میں کہتے ہو کہ میں نے (یعنی امیر نے) تمکو روپیہ کی عوض انگریزوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے - اور یہہ کہ آجکل جبکہ تم میں اور برٹش گورنمنٹ میں لڑائی جاری ہے - میں بالکل علیحدہ ہوں - اور آرام و آسائش سے بیٹھا ہوا ہوں - ان حالات کی لحاظ سے قرین مصلحت ہے کہ تمکو کل واقعات بالتفصیل واضح کر دوں اور تمہاری باتونکی غرض و غائت کل سمجھا دوں میری تاشقند کے آنے سے پہلی جو لڑائی تم میں اور انگریزوں میں ہوئی - اسکی وجہ صرف یہی تھی کہ کوئی ایک شخص بھی تم میں اسقدر دانا اور ہوشیار نہ تھا کہ انگریزوں کی اصل منشا سے تمکو خبردار کر دیتا - چنانچہ اب میں تمکو سمجھاتا ہوں کہ برٹش گورنمنٹ کا منشا اور مقصد کیا تھا *

"امیر شیر علیخان کو برٹش گورنمنٹ نے اسکے والد مرحوم امیر دوست محمد خان کے آغاز حکومت ہی میں ولیعہد سلطنت تسلیم کر لیا تھا - اور ہمارے خلاف خانہ جنگی میں انگریزوں نے اسکو مدد دی تھی مگر جب انگریزوں نے دیکھا کہ روس ہندوستان اور افغانستان کی سرحد کیطرف بڑھ رہا ہے تو شیر علیخاں کو لکھا کہ چونکہ وہ انکا دوست تھا - اسلئے بہتر ہے کہ وہ اُن کے ساتھ شریک ہو اور روس کی پیشقدمی کو روکنے کا انتظام کرے - مگر اُس نے (شیر علیخان نے) نہ صرف انگریزی کمیشن کو افغانستان میں آنے کی اجازت دینے سے ہی انکار کر دیا بلکہ نہایت اغراز و حرمت سے روسی قاصد کا اپنے ملک میں خیر مقدم کیا - اس کارروائی میں اسنے غلطی کی گو اس امر کا اُسپر کچھ الزام نہیں کہ اُسنے افغانستان میں یورپین سفیر کی تقرری سے اختلاف کیا - کیونکہ ملک کی حالت ایسی ترقی یافتہ نہ تھی کہ کسی غیر یورپین قاصد کی سلامتی یقینی ہو سکتی - لہذا برٹش گورنمنٹ نے امیر علیخان کی اس حرکت کو اپنی شان و اقتدار کی ہتک سمجھا - اور اسکیواسطے کیفیت طلب کی - شیر علیخان احمق تھا اور یہہ اسکی حماقت کا نتیجہ تھا کہ وہ اپنے اوپر اپنے ہاتھوں تباہی اور بربادی لایا - اسکا بیٹا بھی بیوقوف تھا - بدیں لحاظ کہ اُسنے ان شورش و فساد کے ایام میں کابل میں ایک انگریز ایجنٹ کی سلامتی اور خیریت کی ذمہ واری اپنے اوپر لی - حالانکہ اسکا افغان فوجوں اور قوم پر بہت قابو نہ تھا *

"جب امیر شیر علیخان ترکستان کیطرف بھاگا - برٹش گورنمنٹ اور رعایائے افغانستان میں جنگ برپا ہو گئی - گورنمنٹ انگریزی کا منشا صرف کوگناری کا انتقام لیکر واپس آجانے کا تھا - مگر باشندگان افغانستان نے بیوقوفی اور نادانی سے بغیر کسی وجہ یا سبب کے انگریزوں سے لڑائی چھیڑی - اور انگریزونکو اپنے (افغانوں کے) سر پر تباہی اور بربادی لانیکیواسطے مجبور کیا - اسوقت نہایت مناسب اور دانشمندانہ طریق عمل باشندگان ملک کیواسطے بھی تھا کہ اپنے میں سے ایک دانا اور لائق شخص منتخب کرتے - اور اُسکو انگریزوں کے پاس روانہ کرتے - تاکہ وہ افغانونکیطرف سے اسطرح عرض کرتا - "اب جبکہ امیر شیر علیخاں اور یعقوب خاں ہمکو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں - ہم بالکل بے کس و بے مددگار رعیتیں ہیں - اگر انگریز ہمارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکی متابعت کرینگے اور جہانتک ہمسے ممکن ہو سکیگا اُن کے قوانین کی پابندی کرینگے - لیکن اگر ہمکو ان قوانین کی پابندی مشکل معلوم ہوگی جو واقعی بہت سخت ہیں - کیونکہ ان قوانین کی پابندی سے کسی خاوند کو اپنی زوجہ پر کوئی اختیار ہی نہیں رہتا - تو ہم ملک کو چھوڑ دینگے - اور ترکستان یا ایران میں جاکر پناہ لینگے" - مجھ کو کامل یقین ہے کہ انگریز اسی وقت لوگوں کی تسلی اور انکا اطمینان کر دیتے کہ انکا ارادہ دراصل ملک پر قبضہ کرنیکا نہیں ہے - بلکہ وہ یہہ چاہتے ہیں کہ افغانستان کے لوگ اپنے آپسمیں سے ایک شخص ایسا منتخب کریں جو تخت پر بیٹھے - اور جسکو وہ (انگریز) بھی بادشاہ تسلیم کریں - شاید اگر سردار ولی محمد خان کو افغانستان میں فرمانروا بنانے کا خیال کر رہے تھے - مگر چونکہ اسکو ملک پر حکومت کرنے کی بالکل قابلیت نہ تھی - اور نہ اتنا مادہ تھا کہ لوگونپر قابو رکھ سکتا - یہہ تجویز ترک کر دیگئی - آخرکار میں آگیا - مجھ کو بخوبی معلوم تھا کہ انگریزونکو ملک پر قبضہ کرنیکی بالکل کوئی خواہش نہیں ہے - اور نیز یہہ کہ میرے لوگ بھی مجھکو اپنا بادشاہ بنانے پر خوش تھے - جب میں بدخشاں اور خان آباد میں تھا - مجھکو بہت سی خطوط عام اشخاص اور ملاؤں کیطرف سے موصول ہوئے جیسے ملا مشک عالم اخوندزادہ غزنی - حاجی صاحب - اور ملا آدا - جنمیں یہہ درخواست کی گئی تھی کہ میں چلا آؤں اور لکھا تھا کہ ان سب نے مجھکو بالاتفاق اپنا بادشاہ منتخب کیا ہے - جب میں یہاں آیا اور افغانستان کا بادشاہ بنا میری دلکو یقین واثق تھا کہ امیر شیر علیخان نے نہایت غلطی کی - اور کہ سلطنت افغانستان کی خوشحالی و فارغ البالی یا تنزل کا انحصار تمام تر برٹش گورنمنٹ پر منحصر تھا - اور چونکہ ممالک دیگر سے جیسیکہ روس - جرمنی - ترکی - فرانس اٹلی وغیرہ سے افغانستان کو امداد نہیں پہنچ سکتی - میں نے یہی قرین مصلحت اور دانشمندی سمجھا کہ انگریزونکو ہر طرح یقین دلا دیا اور انکا اطمینان کر دیا تاکہ وہ ملک پر قبضہ نہ کریں - بلکہ اگر کبھی کوئی دشمن ہمارے خلاف کھڑا ہو تو اسوقت ہماری مدد و حفاظت کریں - چنانچہ یہی بواعث ہیں کہ میں نے انکے ساتھ حدبندی طے کی - جو بفضل خدا تعالیٰ سرانجام ہو گئی *

"چونکہ تم اپنے بادشاہ کے حق میں صادق نہیں تھے - اور تم نے سردار محمد ایوب خانکو قندھار کی شورشوں اور فسادوں کے دنوں میں خط لکھے تھے - مجھکو اسوقت یقین ہو گیا تھا کہ تم امن اور آرام سے خاموش نہ بیٹھوگے - پہلے تو تمنے مجھکو اپنا بادشاہ بنایا - اور جب تمکو ایوب خان نظر آیا تم بے ایمان ہو گئے - تم جانتے ہو کہ محمد جان اور عبدالغفور اخوندزادہ نے اپنے باغیانہ حرکات خمیازہ اٹھایا اور یہی حشر عصمت اللہ خان غلزئی کا ہوا جس سے بہت سی حرکات ناروا و ناجائز سرزد ہوئی تھیں اسکے بعد ملا مشک عالم کے بیٹوں اخوندزادہ نے تین لاکھ کا جرمی لشکر جمع کیا - اور حدود غزنی پر علم بغاوت بلند کیا - اور شتواری ابتک بھی بخوبی پورے پورے امن سے نہیں بیٹھے اور کامل طور پر نہیں ہوئے *

"چونکہ میں تجربہ سے سیکھ چکا ہوں کہ تم نہ صداقت پر کان دھرتے ہو - اور نہ اہم اور ضروری معاملات کا لحاظ کرتے ہو - میں نے کاروبار ریاست کا انتظام خود اپنے ہاتھ میں لیا - اور تم سے نہ کسی کام میں صلاح لی اور نہ مشورہ لیا - اور نہ کسی امر پر تمہاری رائے طلب کی - جب سے میں نے عنان حکومت سنبھالی ہے - میں حتی الامکان کوشش کرتا رہا ہوں کہ تمکو دانا بناؤں اور تمیز و اخلاق سکھلاؤں - مگر میری تمام کوششیں رائگاں گئیں - اور مجکو تمہاریطرف سے قطعی مایوسی ہوئی *

"جب سر مارٹیمر ڈیورنڈ حدبندی کے معاملات طے کرنے کیواسطے کابل آئے انہوں نے مجھکو باجور - مہمند - باشندگان سوات - اور تراہی آفریدیوں کے اکابر اور عام اشخاص کیطرف سے خطوط دکھلائے - جن میں لکھا ہوا تھا کہ ہم انگریزی حکومت میں آنے اور برٹش گورنمنٹ کی متابعت کرنیکے واسطے تیار ہیں - اب تم خود ہی بے لوثی اور بے طرفداری کی نظر سے دیکھو کہ جب میں خود تمہاری تحریری خطوط دیکھ چکا ہوں - جنمیں تم نے انگریزی حکومت کی زیر تحت آنے کی رضامندی ظاہر کی ہے - آیا میں غلطی کر رہا ہوں کہ تمکو انگریزی علاقہ سے متعلق سمجھتا رہا کیا جو کچھ خود تمنے کیا ہے اسکا کچھ علاج بھی ہے ؟ *

"عمر اخان - مخرج خان جنڈول انگریزوں کا دوست تھا - جب وہ اس ملک میں آگر پناہ گزین ہوا میں نے اسکے ساتھ مہربانی اور شفقت کا برتاؤ کیا - اور میں نے اسکے ایکدن دربار دریافت کیا کہ تم کیوں برٹش گورنمنٹ کی خلاف لڑے تھے جبکہ تمکو معلوم تھا کہ باجوڑ کے لوگ اور شاہ اسلام کا تمسے سلوک نہیں - مگر وہ خاموش رہا اور اُسنے کچھ جواب نہ دیا *

"اب میں افغانستان کے تم سب ملاؤں اور اہل اقوام سے خطاب کرتا ہوں - اور تمکو آگاہ کرتا ہوں کہ سب سے پہلے تم نے خود اپنی مرضی سے عہد نامے کرکے اور وظائف قبول کرکے انگریزوں کے ساتھ متابعت کا اظہار کیا - اور پھر بلا کسی وجہ کے تم نے ایک فقیر کی تحریک پر جسکے حسب و نسب سے بادشاہ اسلام بھی آگاہ نہیں ہے - فساد برپا کئے اور بغاوت پھیلا دی - اور چونکہ تم نے یہہ بغاوتیں اور فساد پھیلاتے وقت مجھسے مشورہ نہیں کیا - یہہ بھی انصاف نہیں کہ اب تم مجھپر الزام دو +

"ہر ایک ملک کے لوگوں اور اہل قوم کو چاہیئے کہ اپنے تمام کاروبار اپنے بادشاہ کے حوالے کردیں اور اسکو اختیار دیدیں کہ وہ جو کچھ اُن کے مفید مطلب مناسب سمجھ کرے - تم نے کب اپنے معاملات و کاروبار میرے فہم و اختیار کے سپرد کردیئے کہ جو کچھ میں نے تمہارے واسطے مفید سمجھا نہیں کیا - جیساکہ قاعدہ ہے ہر ایک افغان خواہ وہ بوڑھا ہو یا جوان - اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا ہے - اور کوشش کرتا ہے کہ انگریزوں یا بادشاہ اسلام کے ساتھ براہ راست بغیر کسی ذریعہ یا واسطہ کے اپنے معاملات طے کرلے - اور بادشاہ کو اپنی کارروائیوں سے بالکل مطلع نہیں کرتا - تم نے اکثر گورنمنٹ برطانیہ کو کہا ہے کہ "ہم آزاد و مطلق العنان ہیں - شاہ وقت کا ہمپر کوئی اختیار نہیں - اگر ہماری خاطر کچھ امیر کو تم دیتے ہو - تو وہ عطیہ فوراً روک دو کیونکہ ہم کسی شخص کے زر خرید غلام نہیں ہیں" اب تمہارا بادشاہ اسلام کے ساتھ کیا تعلق و واسطہ رہگیا - جو اسکی شکایت کرتے ہو؟ چونکہ تم خود بادشاہ ہو - خود ہی اپنے معاملات طے کرلو - جب یہہ باتیں تمہارے دلوں میں ہیں تو کیا تمکو شرم نہیں معلوم ہوتی ہے - جب تم آپس میں باتیں کرتے ہو کہ انگریز تمکو مار رہے ہیں اور امیر تمہارا خیال اور تمہاری پرواہ نہیں کرتا ؟ تمکو تو ایسی عمر کا بادشاہ چاہیئے جو تمہاری احمقانہ مثال کی تقلید کرے - تم خود تو گدھے اور بیل ہو - مجھکو کیا ضرورت پڑی ہے کہ تمہاری خاطر اور تمہاری طرفداری کرکے میں خود تباہ و خراب ہوں ؟ اب بھی اگر تم چاہو تو اپنے آپکو قطعی میرے اختیار و سپردگی میں کردو - اور میں انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے معاملات برٹش گورنمنٹ کے ساتھ قابل اطمینان طور پر طے کردونگا - تمہارے لئے ہمیشہ میرے علاقوں میں شورشیں اور فساد برپا کرتے ہے ہیں - مگر میں انکو معاف کرتا رہا - کیونکہ وہ مسلمان ہیں - مگر برٹش گورنمنٹ کبھی ان احمق اقوام کو سزا دینے سے نہ چوکیگی - جو اسکی مخالفت میں اُٹھے ہیں - اگر ملاؤں کے دل میں انصاف کا کچھ بھی خیال ہوتا تو وہ کبھی اپنے بادشاہ سے نہ بھاگتے - تم ان شورشوں اور فسادوں کو جہاد یا غزا کیوں کہتے ہو؟ جہاد کا وقت (صحیح) آجائیگا - اور جب آئیگا اُسوقت تمکو اعلان کردیا جائیگا اگر اس موقع پر تم بہادری اور مردانگی سے کام لوگے - تو میں نہایت خوشی سے تم کو مذہبی پیشوا تسلیم کرونگا مگر جہاد کی سب سے پہلی شرط شاہ اسلام کی شرکت ہے - لہذا تعجب ہے کہ بادشاہ تو انگریزوں کے ساتھ دوستی اور یگانگت کے تعلقات رکھتا ہے - اور تم جہاد جہاد چلا رہے ہو! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم خود مطلق العنان بادشاہ ہو! اور اپنے اوپر تمکو کسی بادشاہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - اسی طرح کا واقع فرانس میں تیس سال ہوئے پیش آیا تھا جب لوگوں نے اپنے بادشاہ کے خلاف بغاوت کی - اسکو تخت سے اُتار دیا اور لندن بھیجدیا جہاں وہ مرگیا - میں مذہبی معاملات میں تمہارے کبھی دخل نہ دونگا - نہ تمکو تمہارے اغراض و مقاصد کی تکمیل میں مانع آؤنگا - بشرطیکہ یہہ تمام باتیں مذہب کے مطابق ہوں - مگر موجودہ فسادوں اور شورشوں کا مذہب سے کچھ واسطہ نہیں ہے - کیونکہ مسلمان اور بہت سے خوانین اور اہل اقوام انگریزوں کے طرفدار ہیں اور انکی مدد کررہے ہیں - جب تم خود ہی انکی مدد کررہے ہو تو میں کسطرح متہم ہوسکتا ہوں

"مجھکو بخوبی معلوم ہے کہ تم آپس میں برٹش گورنمنٹ کی خلاف اپنی فسادوں اور شورشوں کے وجوہات حسب ذیل بیان کرتے ہو:-

۱- ابتدا حکومت برطانیہ میں برٹش گورنمنٹ نے یہہ عہد کیا تھا کہ سوات کا ملک اخوندزادہ سوات کو معاف دیگا - اور اس مطلب کا عہدنامہ تحریر ہوگیا تھا - مگر اس معاہدہ کے خلاف ملک پر قبضہ کرلیا گیا - اور جب قبضہ کرلیا گیا - تو انگریز افسروں نے رشوتیں لینا شروع کردیں اور ہماری مستورات کی عصمت خراب کرنے لگے +

۲- "جو انگریزی فوج چترال کی مہم کے موقع پر چترال گئی تھی - اسکا نام "چترال کے واسطے امدادی فوج" رکھا گیا تھا - یعنی وہ فوج جو قیدیوں کو رہا کرنے کیواسطے جاتی تھی - جب ہم نے اسکا حال سنا - ہم سمجھے کہ انگریزوں کا منشا ہمارے ملک پر قبضہ کرنیکا نہیں ہے وہ ہمارا ملک خالی کردینگے - اور کہ اُنکی مرضی صرف قیدیوں کو رہا کرنا تھی - مگر جب فوجیں چترال میں داخل ہوئیں برٹش گورنمنٹ نے اُسپر قبضہ کرلیا - اور اس میں ایک سڑک کھولدی +

"میں تمکو واضح کردیتا ہوں کہ چترال پر قبضہ کرنے سے برٹش گورنمنٹ کی غرض محاصل بڑھانا یا ٹیکس لگانا نہیں ہے - اسکی صرف یہہ خواہش ہے کہ ملک کی آبادی بڑھے - اور خود اسکو استحکام ہو - تاکہ آئندہ کبھی اگر روس حملہ کرے تو یہہ ملک سدراہ ہو - انگریزوں نے ان دیہاتی سوات کی محاصل بھی واپس کردیئے ہیں - جنپر واقعی اُنہوں نے قبضہ کرلیا تھا +

"صاف صاف تو یہہ ہے کہ میں تمکو یقین دلاتا ہوں کہ انگریز افغان اقوام کی رسوم و لیم اور عادات سے بالکل ناواقف ہیں - اگر میں انگریز کی جگہ ہوتا - تو میں نہایت آسانی سے یہہ تمام معاملات طے کردیتا - کیونکہ یہہ صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص اپنی قوم کی عادات و رسومات بہ نسبت غیروں کے اچھی طرح جانتا ہے - میرے واسطے یہہ کام ہرگز مشکل نہ ہوتا - میں نے سنا ہے کہ ۱۸۵۷ء کے غدر (ہندوستان) میں جان لارنس نے جو اسوقت پشاور کا ڈپٹی کمشنر تھا - افغانوں کی مدد سے دہلی کو فتح کیا تھا - اُسنے اپنی نیک مصلحت اور دانائی سے اس ملک کے لوگوں کے دل اپنے ہاتھ میں لے لئے تھے - اس سے قبل جو فساد سوات میں برپا ہوئے تھے - اُسوقت کرنل جیمس نے جو پشاور کے ڈپٹی کمشنر تھے - تمام معاملات اسی موافقت و اطمینان سے طے کردیئے اس سب کی صرف یہی وجہ تھی کہ سابق کمشنر سرحد کے افغان اقوام کی عادات - رسومات اور اطوار سے بہت اچھی طرح واقف تھے - اور ان کی (افغانوں کی) جہالت اور احمقانہ باتوں کا کچھ خیال نہ کرتے تھے +

"مختصر یہہ ہے کہ مجھکو تمہارے کاروبار سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے - اور نہ تم سے کچھ سروکار ہے - کیونکہ مجھ کو تم پر اعتماد نہیں - یہہ نہ سمجھنا کہ میں شیر علی خاں کی طرح بے وقوف ہوں کہ تمہاری خاطر دوسروں کو تکلیف دوں اور اُنسے جھگڑا کروں - تمہاری اصل عرض یہہ ہے کہ مجھ کو انگریزوں سے بھڑا دو - اور اگر میں ایسی حماقت کر بیٹھوں تو مجھ کو یقین ہے کہ تم مزہ سے بیٹھے تماشہ دیکھوگے - میری طرف سے تم کوئی امید نہ رکھو" +

کچھ عرصہ ہوا انزیبل حاجی اسمعیل خانصاحب ترکی اخبارات معلومات و صباح کا داخلہ ہندوستان میں گورنمنٹ آف انڈیا کیطرف سے بند ہونے کی نسبت علیگڈھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں ان دونوں اخبارات کی نسبت لکھا تھا کہ اُنکے مالک و اڈیٹر ارمنی ہیں - ہمنے اسپر بہت تعجب ظاہر کیا تھا کہ حاجی صاحب کی واقفیت کے پایہ کا شخص جو ترکی اخبارات و رسالہ جات کا مطالعہ کرتا ہو ایسی غلط واقفیت ابنائے وطن کو دے - اور لکھدیا تھا کہ اخبار صباح واقعی ارمنی اخبار ہے - مگر معلومات ترکی اخبار مسلمانوں کا ہے - کئی ایک اخبارات ہندوستان نے اس واقفیت کو نقل کرلیا - اسکے بعد پیسہ اخبار میں مولوی محمد سعید صاحب نے اسکی نسبت لکھا کہ معلومات ترکی اخبار ہے - مگر تین چار ماہ ہوئے کہ وہ جاری ہوا ہے - اور سابق اخبار الجوائب کی جگہ نکالا گیا ہے - اور نیز یہہ کہ صباح اخبار کا اڈیٹر مہربان افندی ہے ہمکو مولوی صاحب موصوف پر بھی تعجب آتا ہے کہ اُنسے یہہ چوک ہوئی دراصل معلومات ہفتہ وار ترکی اور عربی ہفتہ وار تین سال سے جاری ہے - البتہ ترکی اڈیشن روزانہ چند ماہ سے چھپتا ہے - الجوائب سے جسے بند ہوئے سولہ سترہ برس ہوگئے ہیں - معلومات کو کوئی تعلق نہیں - چنانچہ اڈیٹر و پرائیٹر معلومات نے

ریاست پٹیالہ

حضور والا کا حیدری مہم سے سلامتی و کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لانا - جملہ رعایا کیلئے نہایت خوشی کا موقع اور عید کا دن تھا - اس مبارک مراجعت پر ریاست کے ہر طبقہ کے لوگوں نے اپنی دلی مسرت کا اظہار - دربار دسہرہ پر کیا - سنگھ سبھا ریاست پٹیالہ - لاہور اور فیروزپور تینوں جگہوں کی سنگھ سبھا کے ممبر صاحبان نے اپنی اپنی جداگانہ ایڈریس حضور والا کی خدمت میں پیش کئے جن کیلئے دس بجے صبح کا وقت دیا گیا تھا - مگر اہل اسلام کا ایڈریس جو صرف تھوڑی ہی دیر کے بعد شامل ہوا تھا اس وقت پر پیش نہ ہو سکا - وقت مقررہ کے بعد اگرچہ اس ایڈریس کے پیش ہونیکی امید نہیں تھی - مگر بہ سبب عنایات جناب سردار جنرل گوردت سنگھ صاحب بہادر بالقابہ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ کے - جو کہ ایک نہایت ہی غیر متعصب اور غریب مسلمانوں کے حال زار پر ہمیشہ سے نظر الطاف فرماتے ہیں - اسدفعہ بھی یہہ عنایت فرمائی کہ تاریخ ۵ - اکتوبر بوقت ۵ بجے شام کے عین دربار میں جسوقت حضور والا اندریں لیکر اٹھ کھڑے ہوئے تھے جناب ممدوح الشان نے حضور والا کو اسجگہ لیجاکر کہ جہاں یورپین صاحبان بیٹھے ہوئے تھے - مسلمانوں کا ایڈریس پیش کرادیا جسکی بابت تمام مسلمانان پٹیالہ جناب وزیر اعظم صاحب بہادر کی اس عنایت کی نہایت شکر گذار ہیں ایڈریس انگریزی میں تھا اور اسکا ترجمہ ملاحظہ ناظرین کے لئے درج ذیل ہے :-

بحضور سری حضور انور فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزماں امیر الامرا مہاراجہ دھراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان راجہ رنبیر سنگھ صاحب مہندر بہادر فرمانروائے ریاست پٹیالہ دام حشمتہم و اقبالہم

ایڈریس منجانب مسلمانان ریاست پٹیالہ + جب سے حضور والا شمال مغربی سرحد کی شورش و بانی میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹانیکے لئے بہ نفس نفیس کمال جوش عقیدت اور وفاخیر خواہی سے شریک جنگ ہونیکے لئے تشریف لیگئے تھے اسوقت سے تمام رعایا پر ایا نہایت بیتابی کے ساتھ حضور والا کی سلامتی اور کامیابی کی مراجعت پر مسرت کے واسطے خداوند کریم کی درگاہ میں ملتجی اور سچے دل سے دعاگو تھی - حضور کی وفادار رعایا مسلمانوں نے اپنی روزانہ عبادتوں کے ساتھ حضور کی دعا سلامتی کو جزو عبادت بنالیا تھا اور شکر ہے کہ وہ سچی عقیدت کی دعائیں بہت جلد قبولیت اور اجابت کے درجہ تک فائض ہوگئیں - اور اسدن سے ایک روز بعد ہی جبکہ عام مسلمانوں نے حضور والا کی پرجوش دعا کیلئے خاص جلسہ منعقد کیا تھا - حضور والا کی معاودت کی بشارت سن لیگئی - پاک ہے وہ خداوند جو ہمارے آقائے دلی نعمت کا ہر جگہ محافظ و نگہبان ہے - حضور والا سپر مہاراجہ امر سنگھ صاحب بہادر سرگباشی کے بعد خاندان پھول میں آپ ہی وہ پہلے مہاراجہ ہیں جنہوں نے میدان جنگ میں اپنی بے نظیر شجاعت کا نمونہ دکھلایا - اور غالباً تمام ہندوستان میں حضور والا ہی وہ پہلے اور ممتاز حکمران ہیں جنہوں نے تاج برطانیہ کی مستحکم اور دیرپا وفاداری کے اظہار میں بذات خود دلی تمنا اور ذاتی رغبت سے شرکت رزم اختیار فرمائی - بیشک دولت انگلشیہ کے فرزند خاص کی عقیدت ایسی ہی پائدار ہونی چاہئے تھی اور منصور الزماں کی جانب سے ایسی شجاعت کا اظہار لابدی ہے - اب ہم لوگ اس سپاس نامہ کو ختم کرکے گذارش کرتے ہیں کہ حضور والا کی بخیر و عافیت اور کامیابی سے واپس تشریف لانے پر بطور شکریہ الٰہی و صدقہ حضور والا یہہ تجویز کیا گیا ہے کہ کئی ہزار غربا و مساکین اہل اسلام و اہل ہنود کی پلاؤ زردہ دیسی شکم پری کیجائے - اور خداوند کریم سے جسنے ہماری پہلی دعا کو شرف اجابت ارزانی فرمایا ہے ملتجی ہیں کہ حضور والا کے سایہ ہمایا یہ کی نیچے ملک و ملل کی ترقی و آسودگی اخلاقی و روحانی ہمیشہ ترقی پذیر رہے اور حضور کا جی مثل رحم اور بے نظیر جود آفتاب کی شعاعوں اور بارش کی تراوش کی طرح تمام عالم پر فیض گستر رہے - آمین ثم آمین +

راقم - بندہ شیخ عبدالقادر خلف جناب بابو شیخ محمد انور صاحب ٹیلی گراف ماسٹر - ریاست پٹیالہ

مسٹر تلک کی سزا +

ہندوستانی اخبارات نے جو کچھ رائے مسٹر تلک کی نسبت قائم کی اسکا اندازہ بنگالی اخبارات کی سیاہ ماتمی حاشیہ کی چھاپہ جانیسے بڑھکر اور کسی امر سے زیادہ نہیں ہو سکتا - اخبارات انڈین مرر بنگالی - امرت بازار پتر کا - وغیرہ نے اپنی مختلف اشاعتوں میں جو کچھ مسٹر تلک کی سزا دہی کی نسبت لکھا - اسکو واسطے صرف اتنا ہی بتلا دینا کافی ہے کہ پاؤنیر اسکی متعلق اخبار انڈین مرر کی چند فقرات کو جو اسنی بنا بر اظہار رنج درباره سزایابی مسٹر تلک لکھی تھی - بجائے خود باغیانہ قرار دیتا ہے - نہ صرف مسٹر تلک کی سزایابی بلکہ اسکی متعلق انگلو انڈین اخبارات کی مضامین متعلق دیسی اخبارات اور بالخصوص مسٹر تلک - پر یہی اخبارات بہت کچھ اظہار غضب کرتی رہے ہیں بلکہ دوران سماعت مقدمہ میں اخبار ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے اڈیٹر کو عدالت نے چونکہ ہائی کورٹ میں بیٹھنے کی جگہ دی - اسپر بھی ان اخبارات نے بہت کچھ اظہار ناراضگی کیا - جہانتک ہندوستان میں برٹش عدالت اور قانون کا تعلق تھا - مسٹر تلک کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا - تازہ خبر جو وصول ہوئی ہے کہ آنریبل مسٹر واجی اباجی کھیر - پریوی کونسل سے اس مقدمہ کی نسبت رجوع کرنیکو اسطے ولایت روانہ ہوگئی ہیں لیکن اس موقع پر یہہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ولایت کی بعض اخبارات کی رائے نقل کیجائیں جو انہوں نے مسٹر تلک کی مقدمہ اور انکی سزایابی کی نسبت ظاہر کی ہیں - چنانچہ اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ دکن کے برہمن عرصہ دراز سے گورنمنٹ کی خلاف بغاوت اور بے اطمینانی پھیلانے کی مشق کرتے رہے ہیں مگر ایسے مضامین سے اور طرز پر کہ قانون کے پنجہ میں آسانی سے پھنسنا محال تھا - کچھ عرصہ ہوا کہ انمیں سے بعض اس طریق عمل اور کارروائی میں زیادہ دلیر ہوتی گئے - معلوم ہوتا ہے کہ انکو یہہ خیال تھا کہ جبتک وہ اپنے باغیانہ مضامین اور تقریروں کو ایسے فقرات میں لپیٹتے ہیں جو ولایت کی فرقہ ریڈیکل کو عزیز ہیں گورنمنٹ صبر کرکی خاموش رہیگی - مگر وہ وقت آگیا تھا کہ انکو اس دھوکہ سے نکالا جاتا - مسٹر تلک کی حسب نسب اور مرتبہ و حیثیت جیسے شخص کی سزایابی انکو غالباً سکھلا دیگی کہ آئندہ انکو کسیقدر احتیاط سے کام لینا چاہئے - ہمکو امید ہے کہ اس سزایابی کا یہی نتیجہ ہوگا - اور اسطرح گورنمنٹ ہندوستان کو ناگوار ضرورت نہ پیش آئیگی کہ وہ قانونی طور پر اس سے بڑھکر سخت معیار کام میں لائے +

اس مقدمہ کی نتیجہ پر بحث کرتی ہوئی - اخبار سٹنڈرڈ لکھتا ہے کہ اگر ہمکو رپورٹ صحیح پہنچی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ صاحب جج نے دفعہ متعلقہ کی ایسے ٹھیک اور پورے معنے بتلائے ہیں جو ان تشریحات میں بھی نہیں ملینگی جو اس سے قبل مختلف جیوریوں اور عدالتہائے قانونی نے تسلیم کئے ہیں - ہمکو ایک سابق لفٹنٹ گورنر بنگال کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی اعلے درجہ کے لائق قانون دانوں کی رائے میں کسی اخبار کو قانون کے شکنجہ میں لے آنیکے واسطے گورنمنٹ کو ہر طرح زبردستی سے کام لینا چاہئے - اسمیں کچھ شک نہیں کہ مسٹر جسٹس سٹریچی نے الفاظ دفع کی نہایت صحیح تشریح کی اور اگر انکی رائے قائم رکھی جائے - تو گورنمنٹ کو کبھی یہہ عذر باقی نہ رہیگا کہ اخباری بغاوت انتشار کو معدوم کرنیکیواسطے قانون کافی اور یقینی نہیں ہے - اور نہ گورنمنٹ اس سے زیادہ وسیع اختیارات کو طلب کرنا معقول سمجھیگی - بہرحال یہہ امید ہو سکتی ہے کہ تلک کی مقدمہ کو جو عام اعلان دیا گیا ہے - اس سے ایسا زبردست اثر پڑیگا - کہ زیادہ وسیع قانون اور آئین کی ضرورت ہی بالکل نہ لاحق ہوگی - مگر خواہ کچھ ہو - یہہ دیکھنا بھی مناسب ہے کہ آیا ہندوستان میں دیسی اخبار نویسی کو زیادہ طمانیت بخش بنانے کیواسطے کوئی تدبیر نہیں کیجا سکتی ؟ اگر تنبیہہ اور گوشمالی کے معیار کی ضرورت ہے تو باہمی اتحاد اور صفائی کے واسطے بھی گنجائش ہے - اور ایک سے زیادہ ایسی تدابیر تبلائی جا سکتی ہیں جنسے تلک کی پیروؤں کی قسمت کو خود بھگتنے سے باز رکھے جا سکتی ہیں +

اخبار مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ عرصہ دراز سے یہہ شور تھا کہ ہندوستان کی دیسی اخبارات کی مضامین کیطرف مناسب توجہ نہیں کیجاتی ہے - اخبار نویسی نہایت ہی مغربی ہے جو ہندوستان میں ہم نے داخل کی ہے اور اسکی مرمت سے لاپرواہی کیگئی کہ ہندوستانی مخالفت اور تعصب کی آنچ میں یہہ شعلہ انگیز ہونے لگی اور گورنمنٹ نے کچھ پرواہ نہ کی اس قسم کا طریق عمل سخت غلطی تھی - اور خصوصاً ہندوستان کے لوگوں میں اس سے نہایت زبردست نقصان پیدا ہو سکتی ہیں - ۱۸ ماہ قید کی سزا نہایت نرم ہے جب اس نقصان اور شر و فساد کا اندازہ کیا جاتا ہے اور ان مفسدانہ مضامین کا خیال ہوتا ہے جو ان اخبارات کی کرتوتیں تھیں - مگر اسمیں سیاست کی بھی سستی اور نقص ہے کہ جس سے اس قسم کی زیادتیاں ممکن ہوگئیں - مجرم کی فاضل پیرو

پونا کے قتل - آخرکار پولیس کی سرگرمی کا نتیجہ نکلنے لگا اور آثار پیدا ہوگئے جس سی امید ہی کہ تار راز سربستہ کھلجائیگا جسمیں ابتک پونا کا افسوسناک حادثہ چھپا ہوا تھا۔ ۴۔ اکتوبر کو خبر موصول ہوئی کہ پولیس کو لفٹنٹ آرمسٹ اور مسٹر رینڈ کے قاتلوں کا سراغ ملگیا ہی۔ اُسکی کیفیت اس طرح ہی کہ حادثہ مذکورہ بالا کے بعد ایک مٹھا برہمن جو منترے گاتا تھا اپنی تین بیٹیوں کیساتھ جو اسکے ساتھ مدد دیتی پونہ سی بمبئی چلا آیا - اور یہاں ایکدوسندروں اور پرائیویٹ جلسونمیں یہی پیشہ کرتا رہا۔ پچھلے ہفتہ تک باپ اور بیٹی بمبئی میں رہے اُنپر کسی قسم کا شبہ نہ ہوا۔ یہانتک کہ پچھلے ہفتہ پولیس سپرنٹنڈنٹ پونہ کو سراغ ملا جسپر اُنہوں نے بمبئی کی ایک برہمن جماعتک باز عمر ۲۷ سال مسمی دمودر ہری چوپکار کو گرفتار کرنیکیواسطے تار دیا۔ چنانچہ یہ شخص بمبئی میں گرفتار ہوا اور پونہ لایا گیا۔ جہاں اُسنے مسٹر رینڈ صدر کمیٹی طاعون اور محکمہ کمسریٹ کی لفٹنٹ آرمسٹ کو قتل کرنیکا اقبال کرلیا۔ اس شخص نے پولیس کو وہ مقام بھی دکھلایا جہان جرائم کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ مگر اُسکے ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرلیا کہ میں تنہا ہی اس جرم کا مرتکب ہوا ہوں۔ اُسنے پہلے ایک پگھڈنڈی دکھلائی جو گرشن کالج کو جاتی ہے اور بیان کیا کہ اس راستہ سے میں آیا تھا۔ پھر پولیس کو ایک کنواں دکھلایا جس میں اُسنے کہا میں ہتیار پھینکدیئے تھے۔ اس کنوئیں سی پولیس نے دو مارٹینی ہنری رفلیں۔ ایک موسنگین کی نکلوائیں جو ۱۹۰۸ء میں بمبئی پلٹن سی چوری گئی تھیں جو گذشتہ اپریل میں طاعون کی تلاشی کی جماعتوں کیتیں خدمات سرانجام دیتی تھیں کئی ایک تلواریں اور دو ڈائیں ایک پستول۔ ایک یوالور کئی ایک کمانیں اور تیر اور خنجر اور ہتیار بھی اس کنوئیں سی برآمد ہوئے۔ مجرم نہایت عمدہ جمناسٹک کا کھلاڑی اور لمبی دوڑ میں بہت مشاق ہی اسکا پیشہ منتر گانا ہی ارتکاب جرائم کے بعد دو تین روز تک مجرم شہر میں ہی رہا اور پھر گرفتاری کے خوف سے اور نیز سراغرسانوں کی آمد کی خبر سنکر بمبئی چلا گیا۔ جہاں آج تک وہ اپنے باپ اور بھائیوں کیساتھ اپنے پیشہ میں مصروف رہا ملزم کا بیان ہی کہ عرصہ دراز تک مسٹر رینڈ کے پیچھے پڑا رہا۔ مگر ارتکاب جرم کا اُسکو موقعہ نہ ملا۔ یہانتک کہ آخرکار جب جیوبلی کی رات کو مسٹر رینڈ تنہا نکلے اُسکو موقعہ ملگیا۔ اور اُسکی غرض پوری ہوگئی۔ ملزم کا بیان ہی کہ میں نے مسٹر آرمسٹ کو بھی مارا اس خوف سے کہ اُنہوں نے مجھ کو دیکھ لیا تھا۔ اسکا بیان ہی کہ میں نے تنہا ہی یہ جرم کیا۔ مگر پولیس کا کچھ اور خیال ہے۔ وہ ان جرائم میں اور لوگوں کو بھی شریک سمجھتی ہی۔ اور بمبئی اور دیگر مقام میں نہایت مستعدی سے ملزم کے بھائی کیواسطے تفتیش و تلاش ہو رہی ہے جسکی شرکت کا یقین ہی۔ اسکے بعد بمبئی سی خبر موصول ہوئی کہ دو سال گذرے کہ دمودر ہری چوپکار نے پونہ میں ایک کلب اور مطالعہ کتب کا کمرہ کھولا تھا۔ کلب کے قائم ہوئے کچھ عرصہ ہوا تھا کہ اسنے ممبروں سی جنکی تعداد ۲۰ کے قریب تھی فرمائش کی۔ کہ جہانتک ممکن ہو اور جسقدر ہوسکے ہر ایک شخص ہتیار جمع کرکے لائے۔ اس فرمائش پر ایک ممبر پانچ تلواریں دو بندوقیں اور ایک جوڑی پستول چُرا کر کلب میں لے آیا جب ہتیار اس طرح جمع ہوگئے۔ دمودر نے ممبروں کو پٹہ بازی سکھانا شروع کی کچھ عرصہ بعد بعض ممبروں کا اشتیاق حد سے بڑھگیا۔ اور اُنہوں نے دمودر سے ہتیار جمع کرنیکی وجہ دریافت کی۔ اُسنے جواب دیا کہ آیندہ اگر کبھی ملیچھ مسلمانوں سے لڑائی ہو تو اُنسے کام لیا جائیگا۔ اس اثنا میں ایک ممبر کا دمودر سے کچھ جھگڑا ہوگیا۔ اور کلب ٹوٹ گیا۔ تمام ہتیار جمع کئے گئے اور دمودر کے گھر رکھدیئے گئے۔ دمودر اسوقت بمبئی میں تھا مگر کلب کے ایک ممبر کی طرف سے جو اسکا دوست تھا ایک پوسٹ کارڈ موصول ہونے پر یہ پونا گیا۔ اور رات کو کل ہتیار اپنے گھر سے جمع کرکے اُسنے دفن کردیئے۔ اسکے تھوڑی ہی عرصہ بعد دمودر نے حکام فوج متعینہ پونہ کے پاس فوج میں بھرتی ہونیکیواسطے درخواست کی مگر جواب دیا گیا کہ اُسکی درخواست منظور نہیں ہوسکتی کیونکہ ایک خاص ذات کے آدمی کو بھرتی کیا جانا ناممکن تھا۔ کیونکہ کمپنیاں عجیب عجیب ذات کے لوگوں کی تھیں اُسنے پھر حکام سی درخواست کی اور کہا کہ میں دیسی برہمنوں کی ایک پوری کمپنی تیار کرسکتا ہوں۔ بشرطیکہ مجھ کو اس کمپنی میں عہدہ افسری دیجائے حکام نے اس درخواست کو منظور کرنیسے بھی انکار کردیا۔ اس سی اسکے دل پر یورپینوں اور گورنمنٹ کی طرف سے سخت نار اضگی اور نفرت پیدا ہوگئی سب سے پہلے اسنے گورنمنٹ کی خلاف اپنی بغض کا اسطرح اظہار کیا کہ ملکہ معظمہ کے مجسمہ پر ہار لگادیا۔ یہانسے اُسنے پونا جاکر نئی روشنی کی اصلاح یافتہ جماعت کے کئی شخصوں پر مختلف حملے کئے جو پرانی کٹر پارٹی کے خلاف تھے اسکے بعد یہ پھر بمبئی واپس گیا۔ جہاں اسنے امتحان انٹرنس کی پنڈال کو آگ لگادی۔ یہانسے پھر یہ پونہ پہنچا۔ جہاں انسداد طاعون کی کارروائی تھوڑی ہی عرصہ بعد شروع ہوگئی جو کچھ جوش اسوقت شہر میں پھیلا ہوا تھا۔ اور نیز انسدادی تدابیر کی نسبت جو کچھ جبر اور تشدد کا خیال لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا تھا کئی شخصوں کو اُسنے یہ کہتے سُنا کہ اسقدر لوگ طاعون سی مر رہے ہیں کیا کوئی بھی اتنا نہیں جو اس تمام ظلم کے بانی مبانی کا فیصلہ کرکے مرنے کیواسطے تیار ہو۔ پولیس نے اسکا مطلب یہ نکالا کہ اس سی مسٹر رینڈ کا قتل کیا جانا مراد تھی۔ اس امر کی تعمیل کا خیال دمودر اور اور شخصوں کے ذہن میں جم گیا۔ ان لوگوں نے ہتیار جمع کرنے شروع کئے۔ اور زیادہ تلواریں اور بندوقیں اور گیتا بہم پہنچانیمیں کامیاب ہوئے۔ یہ بھی بیان ہوا ہی کہ ۳ مئی کو دمودر نے دو ہنری مارٹینی رفلیں اور شمشیر صورت بھگتسین ایک فوجی دستہ سی چرائیں جو مسان پر مردوں کی معائنہ کیواسطے مقرر تھا۔ بیان ہوا ہی کہ اسکے بعد یہ برابر مسٹر رینڈ کے قتل کرنیکیواسطے انکے پیچھے پھرتا رہا۔ جوبلی کے دن سنٹ میری کے گرجا کو گیا جہاں اسنے مسٹر رینڈ کو دیکھا۔ مگر چونکہ اژدہام تھا یہ بجز کچھ کارروائی کئے چلا آیا۔ اسکے بعد یہ کونسل ہال جہاں پہنچا جہاں پر اسنے مسٹر رینڈ کو دیکھا۔ مگر پولیس کی موجودگی نے اسسے پھر کچھ نہ کرنے دیا۔ جوبلی کی رات کو خود اسکا بیان ہی کہ یہ گینیشکھنڈ کی سڑک پر گیا۔ جہاں یہ ۱۱ بجے رات تک پھرتا رہا۔ اسنے مسٹر رینڈ کو گورنمنٹ ہاؤس سی گاڑی پر سوار آتے دیکھا۔ یہ گاڑی کے پیچھے دوڑا یہانتک کہ اسمقام پر آگیا۔ جہان بھاگنے کا موقعہ اسکو نہایت آسانی سی اور عمدہ ملسکتا تھا۔ چنانچہ یہ گاڑی کے پیچھے چڑھگیا۔ اور مسٹر رینڈ کی پشت پر پستول شست لگاکر چھوڑ دیا۔ اسکے ساتھی سڑک پر کھڑے تھے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ مسٹر رینڈ کی گاڑی کے پیچھے ہی لفٹنٹ آرمسٹ کی گاڑی تھی۔ اُنکو یہ بھی معلوم ہوا کہ لفٹنٹ آرمسٹ نے قاتل کو دیکھ لیا ہی چنانچہ انکی سرمیں بھی گولی مار دیگئی اسکے بعد تلواریں چھوڑکر یہ لوگ بھاگ گئے۔ دوسرے دن دمودر نے اس خوف سی کہ مبادا پولیس منجملہ اور لوگوں کے اسکے مکان کی بھی تلاشی لے تمام ہتیار جو اُسکے پاس تھے ایک کنوئیں میں ڈالدیئے۔ اسکے دوسرے دن یہ بمبئی چلا آیا جہاں گرفتاری کے دن تک موجود رہا۔ پولیس کو جب سراغ ملا وہ کسی بہانے سے اُسکو بمبئی سی پونہ لے آئی جہاں یہ گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس ہیں اسنے مذکورہ بالا اظہار دیئے۔ اور وہ کنواں بھی دکھلایا جسمیں سی ہتیار برآمد ہوئے۔

اسکے بعد ملزم صاحب مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا اور اسکے بعد ریمانڈ پر پولیس کی حوالہ کردیا گیا۔ پولیس اسکے ہمراہیوں کی تلاشمیں نہایت مستعدی سے مصروف ہی۔ چنانچہ صاحب سٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دمودر ہری چوپکار کے بھائیوں کا حلیہ دکھکر اُنکی گرفتاری کا اشتہار دیا ہے اشتہار میں درج ہی کہ جہاں کہیں یہ ہیں گرفتار کرکے پونہ بھیجدیئے جائیں۔ مگر سب سے پہلے فوراً صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بذریعہ تار اطلاع دیجائے۔ مسمی بال کشن عرف بابو ہری چوپکار کی عمر ۲۴ سال ہے ذات کا کوہست برہمن ہی۔ پیشہ منتر گانا قد پانچ فٹ ۳ یا ۴ انچ بدن میانہ رنگ گورا چہرہ بھرا ہوا آنکھیں بھوری سفید سیاہی مائل مونچھیں۔ سر پر پگڑی اور کانو نمیں سونے کی تار کی بالیاں۔ جب آخری مرتبہ دیکھا گیا تو سفید دھوتی اور پٹکا بدن پر تھا۔ دوسرا مسمی اودیو عرف نانا ہری چوپکار ہی۔ وہی ذات اول الذکر کا بھائی عمر قریب ۲۸ سال قد ۵ فٹ ۳ انچ۔ رنگ گورا بدن دبلا۔ بیضوی چہرہ بھوری آنکھیں اور چہرہ گوئی بال نہیں۔ اسکے بعد ۷ اکتوبر کو بمبئی سی خبر موصول ہوئی کہ پولیس دمودر کے ہمراہیوں کی تلاشمیں نہایت مستعدی سے سرگرم ہے۔ دمودر کا باپ جس مکان میں رہتا ہی۔ پولیس اُس مکان کے اردگرد کئی روز تک رہی ہی اس غرض سی کہ کوئی خط و کتابت یا پیغام ایسا ہاتھ لگے جس سی مجرموں کا پتہ ملسکے۔ ایک عجیب حال دمودر کے اظہاروں کے بعد یہ معلوم ہوا ہی کہ دمودر نے اپنے بیان میں لکھوایا ہی کہ وہ اور اُسکے ساتھی ۲۲ جون کی رات کو گنیش کھنڈ کی سڑک کو گئے پستول اور تلواروں سی یہ مسلح تھے۔ تلواریں لوگوں کی نظر بچانیکے واسطے پگڑیوں لپٹی ہوئی تھیں۔ اور اپنے کپڑوں پر انہوں نے چھپائی نہیں۔ قتل کے بعد ان آدمیوں نے آسانی سی بھاگنے کی غرض سی۔ ان تلواروں اور پگڑیوں کو پھینک دیا چنانچہ دوسرے دن موقعہ تلاشی پر یہ تلواریں اور پگڑیاں ملگئیں۔ جب دمودر حوالات میں تھا۔ تو پونا میں اسکے مکان کی نہایت احتیاط سی تلاشی لیگئی۔ جہاں ایک کپڑا کا ٹکڑا ملا جو اسی کپڑے میں سے تھا جو تلوار و نپر لپٹا ہوا تھا۔ اب اس واردات کے بعد جب دکھن کے برہمنوں پر شبہ تھا۔ صاحب گورنر کو ایک خط موصول ہوا جسکے اختتام پر راقم غازی لکھا ہوا تھا۔ اسمیں درج تھا کہ قاتل دکھنی

برہمن نہیں بلکہ پٹھان تھے۔ اس خط کیساتھ ایک ٹکڑا کپڑے کا بھی ملا تھا جو غور سی امتحان پر معلوم ہوا کہ وہی کپڑا ہے جو تلواروں کو گرد لپیٹا ہوا تھا۔ اور جسکے ساتھ کا دمودر کے گھر سے برآمد ہوا تھا۔ جو افسر تحقیقات پر متعین ہیں اُن کی رائے ہے کہ دمودر نے جو کچھ اظہار لکھائے ہیں گو بہت سی باتوں پر بالکل ٹھیک اور صحیح ہیں مگر نہ مکمل ہیں نہ پورے۔ گو اس کی صحت میں کچھ شبہ نہیں مگر عام یقین ہے کہ ابھی بہت کچھ تلاشی میں حالات معلوم ہونگے اور معلوم ہوگا کہ دمودر اور اُسکے شریک اور معاون کون تھے حکام یقین نہیں کرتے کہ دمودر نے جو کچھ کیا وہ خود اُس نے اپنی مرضی اور پسند سے کیا ٭

سر جارج وہائٹ اور سرحدی فساد

یکم اکتوبر کی رات کو شملہ میں سر جارج وہائٹ کمانڈر انچیف کو الوداعی دعوت دیگئی۔ بڑی بڑے سرپرآوردہ حکام شریک تھے۔ بلکہ معظمہ کا جام صحت نوش ہونیکے بعد مسٹر فشا نے سر جارج وہائٹ کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے تقریر کی جسمیں بیان کیا کہ وہ نہ صرف ایک بہادر سپاہی اور لائق منتظم بلکہ انگریزوں کی حسب امید ایک متدین اور قابل تعریف انگریز ہیں۔ انکی عہد سیاست کو انکی دلیری اور انکے ذاتی صفات سے خصوصیت رہی ہے اور شکر کا مقام ہے کہ ان سرحدی فسادوں کے زمانہ میں فوج انگریزی کا سپہ سالار ایسا قابل اور واقف کار لائق شخص ہے۔ اسکے بعد سر جارج وہائٹ اٹھے۔ حاضرین نے چاروں طرف سے تعریف کے نعرے مارے اور خوشی کی تالیاں بجائیں صاحب کمانڈر انچیف نے سب سے پہلے اپنی خدمات کا ذکر کئے جانیکے واسطے شکریہ ادا کیا اور مسرت ظاہر کی۔ اسکے بعد فرمایا کہ جو الفاظ میری نسبت کہے گئے ہیں وہ اس خصوصیت سے مجھے خوش آئے ہیں کہ وہ میری نسبت بحیثیت قایم مقام فوج معظمہ ہندوستان کے کہے گئے ہیں جسکی افسری کا مجھ کو فخر حاصل ہے۔ اور جسکے ساتھ ۴۲ سال کا دل پیر اتعلق رہا ہے۔ اور جسکو باقی تمام عمر میں یاد رکھونگا۔ جو فوج اسوقت سرحد پر خدمات سرانجام دے رہی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے جھنڈے تلے دلیر اور جانباز سپاہیوں کی کیسی زبردست کان ہے وغیرہ تحسین۔ علاوہ اسکے جو جوش والنیٹر نکر خدمات سرانجام دینے کا ظاہر ہے۔ وہ گورنمنٹ کیواسطے وفاداری اور نمک حلالی کا ثبوت ہے۔ اور اسیواسطے یہ سلطنت خوش وخورم کہلائی جاسکتی ہے۔ مگر کروڑوں باشندوں میں جو اس سرزمین پر بستے ہیں۔ ایسے فرق بھی ہیں جو ناراض ہیں۔ مگر ایسا اکثر ہوتا ہے۔ اور یہ شاذ و نادر ہے کوئی انگریز بھی ایسا نہ ہوگا جسے کچھ جنگی جوش ہو اور وہ چکدرہ میں ہماری فوجوں کی دلاوری اور بہادری پر خوش خوشی میں محو نہ ہوگیا۔ اسکے بعد سمانا کو لیجئے ۔ وہاں ہماری دیسی اور انگریزی فوجوں کی بہادری اور دلاوری کا ثبوت مل رہا ہے۔ اسکے بعد صاحب کمانڈر انچیف نے چند فقرات اس احتیاط اور قابلیت کی نسبت بیان کرکے جو رنگروٹوں کی بھرتی کرنیمیں ہوا کرتی ہے اور جسکی نسبت انہوں نے فرمایا کہ اس جنگی عظمت اور فوجی شائستگی اور بہادری ہی کی در اصل وجہ ہے یہ کیا کہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم حسب معمول سرحدی جنگوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور جو بالکل انکی اصلیت اور بواعث کی تحقیق کی تکلیف نہیں کرتے وہ نہایت شتابیدگی سے اقوام کیساتھ ہمارے تعلقات کو نقص انتظام پر محمول کرتے ہیں اور شور مچاتے ہیں کہ ہمارے کاریرار اور منتظم زیادہ دانا ہونے چاہئیں۔ مگر تمام زمانوں کی تاریخ نے ظاہر کردیا ہے کہ تہذیب و جہالت شاذ و نادر ایک ہی ساتھ اور ایک دوسرے سے بالکل مطلق العنان نہیں رہ سکتیں۔ وحشی کبھی اپنے آپکو ان اثروں سے متاثر نہ ہوتے دینگا جنکی بدولت مختلف جماعتیں جو تہذیب اور شائستگی میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں امن و امان سے رہتی ہیں اور خصوصیت سے یہی حال ہماری سرحدی اقوام کا ہے جنکو اپنی ذاتی آزادی۔ کسی حکم کی متابعت نہ کرنے اور کسی شخص کا مطیع و فرمانبردار نہ بننے کا غرور ہے بے خبر اور نوعمر طبائع سفید ریشوں کی مشورہ اور نصیحت پر کان بہرے کرلیتے ہیں۔ اور جوش اور مخالفانہ تعصب میں اسقدر محو ہوکر از خود رفتہ ہوجاتے ہیں کہ دانشمندی اور دوراندیشی کو فراموش کرکے دیوانہ وار مرنے کو آمادہ ہوجاتے ہیں اور پھر یہ جوش کا سیلاب ایسا ہوتا ہے کہ جو بوڑھے اس سے پہلے نصیحت کرتے تھے۔ وہ بھی اسکے اثر میں آلودہ ہونیسے محترز نہیں رہسکتے جن جھگڑوں میں ہم پھنسے ہوئے ہیں اور جنپر ہمارا بیشمار روپیہ صرف ہورہا ہے خود ہمارے اپنے ہاتھ کی پیدا کی ہوئی نہیں بلکہ جب ہم انمیں پھنس گئے ہیں تو انکا مقابلہ اس طرح کرنا چاہتے ہیں کہ زیادتی کرنیوالا کچھ عرصہ کیواسطے آیندہ ہمسے خبردار اور آگاہ رہے وغیرہ تحسین اہم سنتے ہیں کہ گورنمنٹ کو آگے بڑھنے کی پالیسی پر بہت کچھ اخبارات ملامت ہورہی ہے اگر آپ دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالئے تو آپکو معلوم ہوجائیگا کہ تقدیر کا ہٹ اور اٹل نوشتہ ہے کہ تہذیب اور شائستگی بعد بے اور جہالت اور وحشت معیقاً ہو۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ ایسی بھی افسوسناک مثالیں ہیں جنمیں جہالت و وحشت نے تہذیب و شائستگی پر فتح حاصل کی ہے۔ مگر وہ وقت تھا جبکہ شائستگی بیچاری بجائے خود بیروح ہورہی تھی۔ اور مجھ کو امید ہے کہ حاضرین میں کوئی انگریز ایسا نہ ہوگا جو انگلستان کی شاندار اور باعظمت مشن کو متعلق جو وہ مشرق میں سرانجام دے رہا ہے کبھی اس خوفناک نظریہ کے پیش آنے کا خواستگار ہوگا۔ تہذیب و شائستگی کی ترقی کے اسباب کی تلاش بہت دور نہیں ہے۔ ایسی اقوام کیساتھ متواتر اور لگاتار نگاہداشت ناقابل برداشت ہوجاتی ہے جو کسی عہد و پیمان کو وفا نہ کرتی ہوں۔ وعدوں کو آپکے ساتھ دوستی کا دم بھرتے ہوں اور رات سے پہلے پہلے ہزاروں آدمی مسلح ہوکر قتل و خونریزی کیواسطے آپ پر آپڑیں۔ یہ خیالی تصویر نہیں بلکہ پچھلی ہفتوں میں واقعی سرحد پر ایسا ہی ہوا ہے اور نہ صرف ایک جگہ بلکہ کئی جگہ۔ کیا اب گورنمنٹ ہندوستان پر خیبر میں آگے بڑھنے کی پالیسی کو بزدلی کا الزام لگانا مصلحت ہے؟ ایسی مصلحت اختیار کی تھی کہ شوریدہ آفریدی آزاد اور ہتھیار دینے گئے تھے ہمنے اُن کو امدادی وظائف دیئے۔ اور اپنے ساتھ انکے تجارتی تعلقات قائم کئے۔ انکو معاوضے دیئے۔ انکو امن میں رکھنے کے سامان کئے اور اسکا معاوضہ انکی طرف سے یہ تھا کہ ہم شبر طیکہ وہ ہمارے ساتھ ہوں ہفتہ میں دو مرتبہ درخیبر پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہوئے۔ اس خط سے گذر جائیں جو ہمارے اور انکے درمیان حد فاصل کہلاتی ہے۔ اب اس سے زیادہ امن اور امان کیواسطے کیا کوششیں ہوسکتی ہیں اس قسم کا انتظام ان اقوام کیساتھ کسقدر مفید تھا اور ہر طرح اور ہر دلیل پر اسکے قیام کی امید تھی مگر وہ ایک چشم زدن میں یکلخت مسترد ہوگیا اور اسطرح تاریخ کی تعلیم کی پھر تصدیق ہوگئی ہے کہ جہالت اور شائستگی دوش بدوش ایک دوسرے سے آزاد اور مطلق العنان نہیں رہسکتیں۔ صاحبان! یہی نہیں بلکہ زیادہ ترقی یافتہ اقوام میں جو تہذیب اور شائستگی سے مالا مال ہیں آزاد طاقتوں میں امن و امان رہنا خواب و خیال ہے۔ لڑائی انسان کا تجربہ ہے غور فرمائیے کہ دولاکھ دنیا بھر سے زبردست شورہ پشت اور مفسد اگر ہماری سرحد پر ہیں کوئی مہذب گورنمنٹ اپنے قابو نہیں رکھسکتی تعصب کی آگ میں بھڑے ہوئے ہیں۔ اسصورت میں ہم کو کبھی امن نہ نصیب ہوگا۔ مجھ کو امید ہے کہ ہم خوف و خطر اور نازک موقعہ کیواسطے تیار ہیں جنمیں اسقدر سرعت سے ہم کو سابقہ پڑا ہے مگر اس سے بھی بڑھکر خطرات ہیں جو ہمارے سامنے ہیں اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں ہمارا سامان حرب ناکافی اور ہماری تیاریاں ناقص ہیں جسطرح سرحدی حالت کو اسی طرح رہیں گزرتی جائیگی یہ قومیں زیادہ مسلح ہوتی جائینگی پہلی جنگ افغانستان کے مقابلہ میں اسوقت انکے پاس بہت سامان حرب ہے اور اسی معیار سے اگر ۲ سال اور گذر گئے تو جس درجہ پر یہ پہنچ جائینگی وہ اندازہ میں نہیں آسکتا ٭

اب یہی علاج ہے کہ ان سب کے ہتھیار لے لئے جائیں۔ اور آیندہ کیواسطے ان کو امن و امان سے رکھنے کا مستقل انتظام کیا جائے ہماری ہرگز دانائی نہیں کہ جب ہم دیکھیں کہ ہمپر زیادتی اور تشدد ہورہا ہے اور اسوقت ہم خرچ کرنیسے باز رہیں جو کچھ میں کہا ہے میری اپنی رائے ہے۔ ہماری کنسٹی ٹیوشن میں جہاں زمانہ سازی اور خلاف منطقی صلح صفائیاں بہت کچھ وقعت رکھتی ہیں۔ گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ ان سرحدی اقوام سے ایسا انتظام کرے جو وہ مناسب اور مستقل طور پر مفید خیال کرے اسکے بعد سر جارج وہائٹ نے لیڈی وہائٹ کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور اخیر میں فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ وفاداری سے گورنمنٹ کی خدمات کیواسطے مستعد اور تیار رہونگا ٭

مختلف خبریں

الاوارا ریلوے سٹیشن لنکا۔ کا ایک سابق فوجی عدالت سے ایک ڈاک گاڑی کو مسدود کرنے کی کوشش کرنے کے جرم میں دس سال قید سخت کا سزایاب ہوا ہے +

ہندوستانی ٹانگے جنسے کہ کالکا اور شملہ میں چلتے ہیں شمالی افریقہ میں استعمال کئے جائینگے۔ چنانچہ حال میں نصف درجن کے قریب پنجاب سے روانہ بھی کئے گئے ہیں +

سنانگ کا انگریزی اگبوٹ چینگ ہائی سٹنگ فجی سے ہانگ کانگ کو جاتے ہوئے ایک آندھی میں پھنسکر تباہ ہوگیا۔ اسوقت ۳۶ مسافر اُسپر سوار تھے۔ کپتان سکاٹ نے جو جہاز کے ایک حصہ کے مالک بھی ہیں۔ جہاز کے ڈوبتے وقت ریوالور سے اپنا سر اڑالیا۔ اوچیف انجنیر کی نسبت خیال ہے۔ کہ اُسنے بھی خودکشی کرلی ہے۔ ۱۱ شخص بمشکل جانبر ہوسکے۔ جو پانچ روز تک بے آب ودانہ سمندر میں بھٹکتے رہے۔ اور اُسکے بعد ایک چینی کشتی اُن کو بچاکر لائی +

امریکہ میں ایک صندوقچہ تمباکو کا ایجاد ہوا ہے۔ جسکے دو حصے ہیں۔ ایک میں تمباکو رہتا ہے اور دوسرے میں اس بخش کے قوائے آلیہ۔ دن کو خاص خاص معین اوقات پر ہی تمباکو والا حصہ کھل سکتا ہے۔ اور اسطرح تمباکو پینے والا اگر کسی قدر اپنی طبیعت پر بھی قادر ہو۔ تو کثرت استعمال تمباکو سے بچ سکتا ہے +

عام طور پر گرم خبر ہے کہ بہت عرصہ گذر گیا کہ شیشہ کے کپڑے کے چھتریاں مستعمل ہونے لگینگی ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے۔ کہ اس میں تو شک نہیں کہ ان چھتریوں سے انسان دھوپ سے تو محفوظ نہ رہسکیگا۔ مگر آندھی گرد وغبار اور بارش میں تامل۔ آدمی چھتری کو اپنے چہرے کے سامنے کریگا اور راستہ بھی بلا تکلف سے طے کرسکیگا +

خیراتی امداد قحط ہندوستان کے صاحب سکرٹریکیطرف سے ذیل کا اعلان شائع ہوا ہے :-

گو اب فصل کے آثار اچھے ہیں اور عام طور پر امداد قحط کا بند کیا جانا بہت بعید نہیں معلوم ہوتا۔ خیراتی امداد قحط ہندوستان کو ابتک کرہ ارض کے مختلف حصوں سے برابر چندے وصول ہورہے ہیں۔ سیلون سے ابھی تیسری اور آخری قسط ۹۸۴۷ روپیہ کی معقول رقم وصول ہوئی ہے جس سے کل رقم جو اس جزیرہ سے وصول ہوئی ہے ۱۴۶۹۳ روپیہ تک پہنچگئی ہے۔ ہیوگی کی مستورات کی سوسائٹی نے ۱۱۹۴ روپیہ بھیجے ہیں۔ یوکوہاما سے جاپانی شنٹو اور بدھ مذہب کے علماء نے ۴۰۶ روپیہ کی مزید رقم بھیجی ہے۔ اور سوئیڈن اور اڈیسہ سے بھی چھوٹی چھوٹی مختلف رقمیں وصول ہوئی ہیں۔ لورپول سے بھی ۱۴۱۸ کی آخری بقایا رقم پہنچی ہے جس سے کل رقم چندہ جو اس شہر سے وصول ہوئی ہے ۴۰۹۹۳۷ روپیہ تک پھنچگئی ہے۔ سنٹرل کمیٹی کا بمبئی اور ممالک متوسط نے پچھلی مرتبہ جو امدادی رقمیں قحط زدوں کی مصیبت دور کرنیکو اسطے بھیجی گئی ہیں۔ اُن کیواسطے تہ دلسے شکریہ ادا کیا ہے + آخر الذکر احاطہ میں سوائے خاص خاص اضلاع میں ضروری امداد بہم پہنچانے کے علاوہ احاطہ کی کمیٹی نے ناگپور میں بھی امداد قحط کا کام کیا۔ جسکو اب حال ہی میں امداد کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ بہ نسبت امدادی سرکاری کاموں کے کمیٹی کی امداد کچھ زیادہ عرصہ تک جاری رکھنے کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ جو لوگ سرکاری امدادی کاموں سے علیحدہ ہونگے یا جنکو سرکار کیطرف سے مفت مدد ملی ہے۔ اُنکو اسوقت تک امداد دینے کی ضرورت پڑیگی۔ جبتک کہ اجناس کا بھاؤ معمولی درجہ پر پہنچ جائے۔ اور کچھ عرصہ کیلئے موسم سرما کے آجانے سے کپڑے اور کمبل بھی تقسیم کرنا ضروری ہونگے +

سر جن کرنل کوک متعلق صیغہ جنگ جاپان عنقریب ہندوستان آئینگے۔ جہاں وہ چھاؤنیوں میں فوجوں کے واسطے ذرائعہ حفظان صحت کی تحقیق اور مطالعہ کرینگے +

کچھ عرصہ سے انگلستان میں ایک قسم کے لوگوں پر سخت غصہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو "عجیب لوگ" کہلاتے ہیں۔ یہہ اپنے بچوں کا مرجانا پسند کرتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر کو نہ ہاتھ لگانے دیتے ہیں اور نہ ڈاکٹری علاج کراتے ہیں۔ ایک مزدور کا لڑکا حال میں مرگیا۔ اُسکی تحقیقات پر جو کمیٹی بیٹھی تھی اُسکے سامنے ڈاکٹر نے شہادت دی کہ لڑکا کھانسی سے مرا۔ اگر ڈاکٹر کا علاج کیا جاتا تو بچ جاتا۔ چنانچہ باپ پر قتل انسان کا جرم لگایا گیا۔ اور وہ عدالت سپرد کردیا گیا +

مسٹر ڈل ٹوفو نے جو میسور ریلوے پر سوار تھے۔ جسوقت کہ خوفناک حادثہ پیش آیا ذیل کی مفصل کیفیت اخبار مدراس ٹائمز کو لکھی ہے:- ۲½ بجے ایک بڑی آواز سے میں چونک پڑا۔ اور ہم نے دیکھا کہ انجن اور ۶ گاڑیاں نیچے دریا میں جا پڑیں۔ دوسرے درجے کی گاڑی میں جو ہمارے سامنے تھی ایک میم اور اُسکے دو بچے سوار تھے جو مرکار کو جارہے تھے۔ اُنکی چیخیں سُنکر کلیجہ پھٹ رہا تھا۔ ہم اُن کی مطلق کچھ مدد نہ کرسکتے تھے۔ کیونکہ ہم خود گویا اپنے کمرہ میں قید تھے۔ مگر ہم نے اپنے آپکو اسطرح بچایا کہ دریچوں سے نکلکر تختہ گاڑی پر آگئے۔ اور پل سے اُتر گئے۔ میرے ساتھ مسز فارسٹر جے۔ اے۔ برنس اور میرا بیٹا تھے۔ مسٹر برنس نے سب سے پہلے ہمکو بہت حوصلہ دیا۔ اور ہم سب کو ہمت دلاکر باہر نکال لائے۔ اسکے بعد پھر یہہ واپس گئے۔ میم والی گاڑی نصف دریا میں تھی۔ مسٹر برنس نے وہاں پہنچکر بمشکل تمام میم۔ اُسکے بچوں اور آیا کو بچایا۔ اور اس میں اسقدر مستعدی اور جانبازی دکھلائی جسکا بیان کرنا مشکل ہے۔ اسکے بعد فورسٹر اور برنس نے رسیاں ڈال ڈالکر ۱۵ کے قریب آدمی بچائے۔ میں اور میرا بیٹا دونوں جہانتک ہوسکا زخمیوں کی مدد کرتے رہے۔ ایک دیسی انجنیر کی گاڑی پانی میں ڈوب گئی تھی۔ اُسنے گاڑی کے تختے توڑکر اپنی جان بچائی۔ اور اپنی ماں اور بیٹے کو بھی نکالا۔ دیسی اصحاب بھی اس موقع پر کوشش کرتے رہے۔ اس انجنیر نے گونگی اسقدر مدد کی کہ اسکے واسطے اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ اسنے ایک لحظہ بھی آرام نہ کیا۔ زخمیوں کی تعداد بہت نہیں ہے۔ اور مردوں کی تعداد مجھ کو معلوم نہیں کیونکہ گاڑیاں پانی میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ دو رات میں۔ اور دونوں راتوں میں دو حادثے! کیا آپ کے خیال میں کمپنی پر اسکا الزام نہیں آسکتا؟ بنگلور کے لوگوں میں بہت جوش اس حادثے پر پھیلا ہوا ہے۔ اور تمام شہر میں سخت تشویش اور اضطراب ہے" +

اخبار بنگالی "ہندوستان میں اخبار نویسی" کی سرخی سے لکھتا ہے کہ یہہ کام ہر طرح ایسا ہے کہ جسکا کچھ بھی شکریہ نہیں۔ عملی طور پر ہندوستانی اخبار نویس کو مفت میں کام کرنا پڑتا ہے۔ جسکے واسطے کوڑی نہیں ملتی۔ اخبار کے خریدار لوگوں کے ذہن میں اس قسم کا خیال بیٹھا ہوا ہے کہ تمام عملہ اخبار کا آنریری ہے یعنی مفت بلا معاوضہ کام کرتا ہے۔ چھاپنے والا پریس مین (چھاپہ کا آدمی) مینیجر اور باقی اہل عملہ بغیر کوڑی پیسہ لئے کام کرتے ہیں۔ اور فیاض اور کشادہ دل گورنمنٹ نے مالکان اخبارات کو ہر قسم کا محصول ڈاک بھی معاف کردیا ہے۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ نہایت ہی زچ ہوکر اور دانت پیس پیسکر خریدار قیمتیں بھیجتے ہیں۔ اور قیمت ادا بھی زیادہ تر اس خیال سے کی جاتی ہے کہ اڈیٹر و مالک اخبار پر احسان کیا جاتا ہے۔ نہ کہ اس خیال سے کہ قرض ادا ہورہا ہے۔ اور اب اس بے سود اور بے منفعت فضول کام پر تازہ خطرات موجودہ ایزاد کردیئے۔ بغاوت کی جو کچھ تعریف مسٹر جنٹس سٹیرچی نے کی ہے۔ کوئی اڈیٹر اخبار اگر اسکی نکتہ چینی نامناسب طور پر سخت ہے۔ اور اُسکے مضامین سے گورنمنٹ کیطرف سے "ناراضامندی" پھیلتی ہے۔ تو جسوقت چاہا جائے گرفتار ہوکر عدالت میں کھینچ لیا گیا۔ مقدمہ ہوا۔ اور جیسا کچھ اُسوقت صاحب جج کا مزاج ہوا۔ اُس کے مطابق یا تو ۱۸ ماہ قید سخت بھگتنے کو جیلخانہ میں ٹھونک دیا گیا۔ یا ساری عمر سسک سسک کر کاٹنے کے واسطے کالے پانی روانہ کردیا گیا +

+

اسلامی خبرین

حضرت سلطان المعظم نے نشان مجیدیہ یونانی پیٹریارک یروشلم کو عطا فرمایا +

پرنس آف ہالگیہ نے نشان سینٹ الگزنڈر نسکی وزراء صیغہ خارجیہ - داخلیہ - مال - تجارت کار دبار عامہ - اور تعلیم کو عطا کیا ہے - اور آرڈر آف سول میرٹ کا نشان وزارت عظمی کے مستشار و وزراء پولس - وزراعت اور خیر الدین بے سکرٹری ترجمان وزارت عظمی کو عطا فرمایا ہے +

اخبار صباح نے اپنا تار کینیا (کریٹ) سے شائع کیا ہے جسمین لکھا ہے کہ بعض سازش کرنیوالے انگریزی اخبارات کی تحریرون کے خلاف جواد پاشا اور طاقتون کے امیران بحر و سفیرون مین تعلقات نہایت دوستانہ ہین +

حسن پاشا کمانیر چھٹے حصہ فوج متعینہ تھیلی جنگی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی - دولمہ سے بذریعہ جہاز قسطنطنیہ پہونچ گئے اور گمش سو ہسپتال مین داخل کئے گئے +

ڈاکٹر ماون دو نگ کے علاوہ گورنمنٹ عثمانیہ نے ڈاکٹر حمید پاشا پروفیسر سریشہ طبیہ اور میجر ارسٹدی ے متعلقہ بکٹریا لوجیکل انسٹیوٹ کو بھی کانگریس جذام متعینہ پرنس کو روانہ کیا ہے +

رحمت بے مشیر سفارت عثمانیہ متعینہ لنڈن - سفیر مقام واشنگٹن (ریاستہائے متحدہ) مقرر ہوئے +

بنغازی مین فصل کی ناکامی کے باعث گورنمنٹ نے اس علاقہ سے غلہ کی برآمد روکدی ہے +

حیدر آباد مین وزیر صاحب اور صاحب ریزیڈنٹ کے خلاف ایک سخت پمفلٹ بلا نام و پتہ کے شائع ہوا ہے - جس مین نہایت ناپاک حملے کئے گئے ہین +

سالگرہ تخت نشینی اعلی حضرت امیر المومنین سلطان المعظم قسطنطنیہ کا اخبار لیوانٹ ہیرلڈ مطبوعہ ۶ ستمبر لکھتا ہے - کہ منگل کو اعلی حضرت سلطان المعظم کی سالگرہ تخت نشینی کا دن تھا - اعلی حضرت کو عنان حکومت ہاتھ مین لئے یہ بائیسوان سال ہے - اور آغاز سال کے آثار ایسے منور ہین کہ ہر طرح ۲۲ دان سال مبارک و مسعود ہے - یہ امر قابل غور ہے کہ بہ نسبت سابق کے یہ وہ ایام ہین - جبکہ شان و شوکت کا اظہار بفضل خداوند کریم زیادہ ہوا ہے جس سلطنت پر اعلی حضرت پر توگلن ہین - اسکی درستی اور بہبودی مین آپنے کوئی دقیقہ تکلیف و جانفشانی برداشت کرنیکا فروگذاشت نہین کیا - اور عہد حمیدیہ نے جس کامیابی سے مخالفانہ حملون سے اپنی حفاظت کی ہے وہ اس کے استحکام اور برتری پر دال ہے - جس جنگی کامیابی کا سہرا سلطنت کے سر بندھا ہے اس سے اعلی حضرت خطاب غازی کے اور بھی مستحق ہو گئے ہین - کیونکہ پچھلے واقعات جنگ مین کسی طرح سلطنت عظمی کی زیادتی یا پیشقدمی نہ تھی بلکہ وہ ایک زیادتی کرنیوالے دشمن کی ناجائز یورش سے اپنی جائز حفاظت تھی جس کا میابی کا تاج عبد الحمید کے سر پر رکھا گیا ہے - اسکی شان ایک اور طرف سے بھی بڑھ رہی ہے جنگی امتیاز سلطنت عثمانیہ کا قدیمی حصہ ہے - مگر پچھلے واقعات مین جو کچھ جنگی امتیاز ظاہر ہوا ہے - اس کے اظہار کی کوشش یا سعی نہین کی گئی تھی - وہ ایک شائستہ اور معزز فوج کے ذریعہ خود بخود ظاہر ہو گیا جسکو صرف اپنی سلطنت اور اپنے سلطان کے حقوق کی حفاظت مین میدان کارزار مین اترنا پڑا - عثمانی سلطنت کی اس کامیابی اور اسکی عظمت کے اظہار پر رعایائے عثمانی کا ہر ایک فرد شادان اور مفتخر ہے - ہمارے پاس اور بہت سے امور ایسے ہین کہ انکے اظہار سے ہم سلطان المعظم کو مبارکباد دینے کے واسطے زیادہ ثبوت مہیا کر سکتے ہین - مگر طوالت کو چھوڑ کر صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ سلطنت عظمی اسوقت ہر ایک خطرہ سے بظاہر محفوظ ہے - مخالف حالات و اسباب دن بدن کم ہوتے جاتے ہین - اندرون ملک اور غیر ممالک مین عام اعتماد ہے کہ عمدہ موقعون کو عمدہ طور پر استعمال کیا جائیگا - اور ہم ان تمام مبارکبادون اور اظہار مسرت مین جو اس موقع پر بلند ہوئی ہین ایک اخبار (لیوانٹ ہیرلڈ) کی طرف سے بھی ہم آواز ہوتے ہین - جو چالیس سال سے زائد مدت سے اس ملک کے فوائد کا خواہان و جویا رہا ہے -

اعلی حضرت امیر المومنین کی تقریب سالگرہ تخت نشینی کی خوشی مین تمام جہاز - سفارتخانون کی کشتیان تجارتی جہاز و دیگر کشتیان وغیرہ پر جھنڈیان چڑھائی گئین - اور نہایت خوبصورتی سے سجائے گئے - اور دوپہر کو تمام توپخانون سے سلامی دی گئی - دوپہر سے کچھ قبل وزیر اعظم حال و سابق وزرائے عظام - اراکین مجلس وزارت - مجلس ہمایون کے افسر - اور دیگر ممتاز اور معزز حکام - سرائے لدیہ مین اعلی حضرت کی خدمت مین مبارکباد کیواسطے حاضر ہوئے +

سہ پہر کو دول خارجیہ کے تمام سفارتخانون نے مشیر پاشا کی معرفت اپنی سلطنتون کیطرف سے مبارکبادین محل مین بھجوائین - ارمن اور دیگر کلیسیائون کے پیٹریارک - اور یہودی ربی بنکون اور ٹربی بی کے ہیوٹان کے منیجر و مہتمم اور دیگر معززین اور حکام بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئے +

خدیو مصر - غازی مختار پاشا - امپیریل کمشنر مصر لارڈ رفیق پاشا شریف اعظم مکہ معظمہ - سفیران عثمانی معینہ دول خارجیہ - ولی - جنگی کمانیر افسران مختلف صوبہ جات اور نیز تمام فرمانروایان یورپ نے بذریعہ تار اعلی حضرت کی خدمت مین مبارکبادین ارسال کین - رات کو چراغان کیا گیا - جو نہایت شاندار تھا - باسفورس کے دونون کنارون اور خصوصا یورپین سمت پر نہایت شاندار نظارہ تھا - اس تقریب ہمایون پر ایک فرمان سلطانی جسکی رو سے تمام پولیٹکل قیدی معاف کر دئے گئے - جو اس سے قبل گرفتار کئے گئے تھے - اور جنکو سزاؤن کے احکام سنائے جانے تھے +

کاونٹ لیوپٹاف افسر خاص سفارت ابی سینا یدیمسرا مین حاضر ہو کر بارگاہ سلطانی مین مبارکباد عرض کی +

مارشل ادہم پاشا کمانڈر افواج عثمانیہ مقیم تھیلی نے ایک تار خدمت سلطانی مین ارسال کیا جن مین اپنے ماتحت تمام افسرون اور سپاہیون کیطرف سے مبارکباد عرض کی - اس تار کے جواب مین اعلی حضرت نے ذیل کا مراسلہ ارسال کیا:-

"میری فوج متعینہ تھیلی کے نام -

"میرے پیارے سپاہیو اور فرزند -

"جب سے مین تخت پر بیٹھا ہون اس سال جو خوشی مجھکو نصیب ہوئی ہے اس سے پہلے نہین ہوئی تھی اس خوشی کا باعث وہ جنگی کامیابی ہے - جو بفضل خدائے کردگار و معاونت پیغمبر آخر الزمان تمہارے ہاتھون مجھکو حاصل ہوئی ہے - جس دلیری - استقلال - ثابت قدمی - اور تربیت و شائستگی سے ضابطہ کا اظہار تمسے ہوا ہے اس سے مین بہت خوش ہوا ہون - خداوند تبارک و تعالی ہمکو ہمیشہ فتح عطا فرمائے - دونون جہانون مین معزز و ممتاز رہو - جو مبارکبادین تمنے مجکو میری تخت نشینی کی سالگرہ پر بھیجی ہین اونسے مجھکو بہت خوشی حاصل ہوئی ہے - مین تم سب پر اظہار مسرت کرتا ہون" +

مارشل ادہم پاشا نے اس پیغام کا جواب دیا - کہ کسقدر جوش و محبت و وفاداری اعلی حضرت کی خسروانہ پیغام سے سپاہیون کے دلون مین روشن ہو گئی تھی - اور کہا کہ گو مین نے اس سے قبل کئی مظفر و منصور معرکون مین حصہ لیا ہے - مگر اس موقعہ پر جسقدر سپاہیون کو سلطان المعظم کی وفاداری اور تصدیق مین پھر پایا پہلے نہین دیکھا - اس قسم کے خیالات صرف صدر مقام پر ہی نہین بلکہ تمام تھیلی کی فوجون مین نمایان طور پر موجود ہین +

قسطنطنیہ کے سرکاری گزٹ مین اعلان شائع ہوا ہے جسمین وزرائے سلطنت کی سرگرم کوششون متعلق جنگ یونان کا ذکر کیا گیا ہے - معرکہ روم و یونان کی یادگاری تمغے انکو عطا ہوئے ہین - جن افسرون کو تمغے عطا ہوئے ہین وہ حسب ذیل ہین - نائب و وزیر اعظم - شیخ الاسلام - وزرائے عدالت - صیغہ خارجیہ جنگ - بحریہ - داخلیہ - مال - اوقاف - تعلیم - کار دبار عامہ - صاحب صدر مجلس سلطنت - گرینڈ ماسٹر توپخانہ - توفیق پاشا - مستشار وزارت عظمی - اور محمد علی بے -

یہی تمغہ مارشل غازی عثمان پاشا - گرینڈ مارشل دربار - مارشل رؤف پاشا - کمانڈر امپیریل گارڈ - مارشل ادہم پاشا - پریزیڈنٹ جنرل سٹاف - مارشل شاکر پاشا مارشل شفقت پاشا - اور جنرل سعد الدین پاشا

اور دیگر سول و ملٹری افسران سلطنت کو بھی عطا ہوا ہے +

سمنٹ جارج گرجا مین جہان بہت سے یونانی گورنمنٹ یونان کے ملازم بھی موجود تھے - نماز ادا کی گئی - اور بعد نماز پیٹر یارک کلیساء اعلی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور سلطان المعظم نے امتیاز عثمانیہ مرحمت فرمایا - دوسرے دن تمام ممبران کلیسا نے ایک سپاسنامہ اعلی حضرت کی خدمت مین پیش کیا جسمین پیٹر یارک کی خدمات کی قدردانی پر اعلی حضرت کا شکریہ ادا کیا گیا تھا +

تمام قیدی جو قسطنطنیہ اور دیگر صوبجات مین اپنی قید کی $\frac{2}{3}$ میعاد ختم کر چکے تھے - سالگرہ تخت نشینی ہمایون کی تقریب مین رہا کر دئے گئے - خفیف قرضون کیواسطے جو لوگ قید تھے - انکے قرض بھی اعلی حضرت نے اپنی جیب خاص سے ادا کئے - اور انکو رہائی دی گئی +

اعلی حضرت سلطان المعظم نے جنگ روم و یونان کے تمغے شاہزادون - توفیق آفندی - عبدالقادر آفندی - احمد آفندی اور برہان الدین آفندی کو عطا کئے +

مسٹر اینجل سفیر ریاست ہائے متحدہ نے شفیق بے سے وزارت پولس مین دیر تک ملاقات کی +

حضرت سلطان المعظم نے نشان مجیدیہ عبدالعزیز آفندی خلف عبدالرفیق پاشا امیر اور سلیمان حسنی آفندی خاص محافظ کرتب خانہ اعلی حضرت کو عطا کیا ہے :

مولوی یوسف الدین صاحب حیدرآبادی جنہون نے فارن آفس شملہ کے کلرک کو رشوت دینے کی کوشش کی تھی اور وہ ریاست حیدرآباد کے متوطن ہونے کے باعث رہا ہو گئے تھے - انکو سپریم گورنمنٹ نے زیر ایکٹ حوالگی مجرمان ریاست غیر برٹش حکام کے حوالہ کرنیکا ایما فرمایا ہے - حالانکہ ایکٹ مذکور مین دیسی ریاست کی رعایا کے حوالہ کرنیکی نسبت کوئی دفعہ نہین ہے - ہز ہائی نس نے برٹش گورنمنٹ کی یہ خواہش منظور فرمائی ہے +

۷- **اکتوبر** کو شملہ سے تار خبر موصول ہوئی ہے کہ ذیل کا حکم عنقریب گورنمنٹ کی طرف سے شایع کیا جائیگا -

"گورنمنٹ ہندوستان کی آفریدیون سے صلح تھی - اور انکے ساتھ ایک معاہدہ تھا جسکی رو سے قلعجات واقع خیبر ان کی حفاظت اور نگاہبانی مین دیدئے گئے تھے - ان اقوام کو وظائف ملتے تھے اور ہتھیار دئے جاتے تھے تاکہ گورنمنٹ ہندوستان کی ساتھ انکی رفاقت مستحکم اور مضبوط رہے - اور انکو اتنی طاقت حاصل رہے کہ شورہ پشت لوگون کو دبا کر امن قایم رکھین - بغیر کسی اشتعال کے آفریدیون نے دیگر اقوام کے ساتھ ملکر برٹش گورنمنٹ سے اپنا معاہدہ اور رفاقت توڑ دی - اور ان قلعون پر حملہ کر کے ان کو تباہ کر دیا - جو انکی قوم کی حفاظت مین دئے گئے تھے - مزید برآن اونہون نے سمانا اور دیگر مقامات مین ہماری چوکیون پر حملہ کر کے فوجون سے جنگ کی - کئی سپاہی انگریزی گورنمنٹ کے نوکر مار ڈالے اور مال کا بہت کثیر نقصان کیا - برٹش گورنمنٹ جسکو اپنی طاقت پر اعتماد ہے - چپکے بیٹھکر یہ زیادتیان اور گستاخیان نہین دیکھ سکتی - اور خود آفریدیون کی اپنی حرکات سے مجبور ہو کر خود انکے ملک مین انکی سزادہی پر آمادہ ہوئی ہے - تاکہ ایک فوج تراہ مین بھیجی جائے - اور جو کچھ ہوا ہے اسکا انتقام لے -

"آفریدی سپاہیون نے جو گورنمنٹ کے ملازم ہین - کئی سخت خونریزی کے معرکون اور میدانون مین برٹش گورنمنٹ کے واسطے اپنی وفاداری اور نمک حلالی کا ثبوت دیا ہے - اور گورنمنٹ ہندوستان اچھی طرح انکی خدمات کی بیش قیمت ہونیکی قدر کرتی ہے - مہم تراہ کے کل معاملات پر نہایت احتیاط سے غور کرنے کے بعد گورنمنٹ نے ان آفریدیون پر نظر رعایت رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے - جو اپنے ملازمت و وفاداری پر ثابت قدم رہین - اور انکو اس لڑائی مین بھیجنے سے بھی معاف کر دیا جائے - جو گورنمنٹ مجبوراً انکے ہموطنون سے لڑیگی - چنانچہ صرف اسی بنا سے یہ قرار پا چکا ہے - کہ آفریدی سپاہی جو ان رجمنٹون مین شامل ہون - پشاور و کوہاٹ کی سرحد پر جانیوالی ہین - فی الحال مہم تراہ مین کام مین نہ لائے جائین - بلکہ اس کے علاوہ کسی اور مقام پر ادنے خدمات لیجائین گی - اسکے متعلق ضروری احکام فی الفور شایع ہونگے - نیز یہ بھی احتیاط کیجائیگی کہ جہانتک ممکن ہو کوئی مال و اسباب ان آفریدی سپاہیونکا ضایع نہ کیا جائے - جو گورنمنٹ کی خدمت گذار ہین اور جو انگریزی علاقہ پر حملہ کرنے مین شریک نہین تھے جبتک ہماری فوجین اور کنٹی یا آفریدی علاقہ مین رہین - انکا مال اسباب نہ کسی طرح ضبط کیا جائے - اور نہ تباہ کیا جائے" - ماسوا اسکے خبر موصول ہوئی ہے کہ جو آفریدی سپاہی سرکار انگریزی کی ملازمت سے پنشن لیکر اپنے ملک مین رہتے تھے - اور ہمارے علاقون پر حملون مین شریک تھے اون کے نام پنشن خوارون کی فہرست سے کاٹ دئے گئے ہین +

سورت مین وبائے طاعون روبہ ترقی ہے - شہر مین نہایت احتیاط سے وبا کے متعلق تلاشیان ہو رہی ہین - کوئی مسافر جسکی حرارت ۱۰۰ درجہ سے زائد ہو شہر کو چھوڑ کر باہر نہین جا سکتا - پیدل مسافر بھی شہر سے دیہات مین نہین داخل ہو سکتے -

افسوس ہے کہ لاہور کا اخبار رہبر ہند بھی آخرکار ۲۴ سال کو خدمت کے بعد بند ہو گیا - مالک اخبار نے ایک اشتہار اخبار بند کئے جانیکا شایع کیا - جسمین اونہون نے افسوس سے لکھا ہے - کہ موجودہ ..... زمانہ جو اخبارات کے واسطے آنے لگا ہے - اس قابل نہین کہ ہم زندگی آرام سے بسر کر سکین - وہ لکھتے ہین کہ ہم یہ ارادہ ہی کر رہے تھے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کا ایک رقعہ پہونچا جسمین ہمکو اونہون نے اخبار کے متعلق کچھ تنبیہہ کرنیکے واسطے اپنی کوٹھی پر طلب کیا تھا لہذا ہم اخبار ہی بند کرتے ہین - اور ذمینداری سے آرام سے زندگی بسر کرنے پر کمر باندھتے ہین اسمین کچھ شک نہین کہ دیسی اخبارات کیواسطے واقعی نہایت آزمایش کا وقت ہے - اور زمانہ خلاف آگیا ہے +

کلکتہ پولس نے جعلی نوٹ بنانیوالونکا ایک گروہ آخرکار گرفتار کر لیا جو ایک عرصہ سے اپنی کاروبار مین نہایت کامیابی سے مصروف تھا - فی الحال تین شخص گرفتار ہوئے ہین - جنمین ایک سابق پولس انسپکٹر بھی ہے - مگر انکا سرغنہ بھاگ نکلا - ۴۲۱۰ روپیہ کے جعلی نوٹ ان گرفتار شدہ آدمیون کے پاس سے برآمد ہوئے - یہ سب ۱۰-۱۰ روپیہ کے تھے - خبر ہے کہ جعل اس ہوشیاری سے کیا جاتا تھا کہ قابل سے قابل تجربہ کار شخص ان نوٹون کو مشکل سے تمیز کر سکتا تھا - یہانتک کہ نوٹ پر پانی کے حروف بھی اصلی نوٹون کی طرح ہوتے تھے - ملزم صاحب مجسٹریٹ کی عدالت مین پیش کئے گئے - اور فی ملزم ۵ ہزار کی ضمانت پر رہا کئے گئے +

پنچیت سنگھ ساکن موضع ڈکا ضلع لدہیانہ نے اپنے اور اپنے موضع کے آدمیون کی خدمات سرحدی فسادون کیواسطے گورنمنٹ کو پیش کی ہین - اسی قسم کی درخواست کاکا رام اگروال ساکن موضع تہانگ ضلع جالندہر نے گورنمنٹ کی خدمت مین کی ہے - اور اپنے اور اپنے دو بیٹون کی خدمات مہم ٹوچی کیواسطے پیش کی ہین - یہ درخواستین لفٹنٹ جنرل کمانیر افواج پنجاب کی خدمت مین روانہ کر دی گئی ہین +

مہاراجہ ہردوان کیواسطے آخر کار دلہن مل گئی چنانچہ لاہور مین ماہ دسمبر مین شادی قرار پائی ہے - کورٹ آف وارڈس نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ اخراجات شادی کیواسطے منظور کیا ہے -

یورپ کی انجمن ثالثی دامن بین الاقوام نے ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا ہے :-

"اس کمیٹی کو ہندوستان کی سرحد پر لڑائیون کے چھڑنے کا نہایت افسوس ہے - جن کا باعث یہ ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان نے افغان اقوام مین مداخلت کی اور انکے علاقون کے بہت سے حصون پر فوجین بھیجکر قبضہ کر لیا - اور زیادہ تر یہ کہ ایک جنگی سڑک سوات اور باجوڑ علاقون مین اسلئے تعمیر کی کہ چترال پر قبضہ قایم رہے - حالانکہ یہ باتین اعلان مجریہ منجانب گورنمنٹ کے خلاف تھین - کمیٹی اس پر زور دیتی ہے کہ جب اور جسوقت ان اقوام کے مرطالبات اور خواہشات پر غور کرنیکا موقع آئے نہایت مناسب ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان اپنے اس ارادہ سے عام طور پر لوگون کو آگاہ کر دے : وہ آئندہ ان اقوام کے علاقون پر بالکل قبضہ نہ کریگی - اور اپنے قلعے خود اپنی سرحد کے اندر ہی رکھیگی" -

کچھ عرصہ ہوا کہ بھوپال کے انگریزی اسٹیشن ماسٹر نے ایک شخص مسمی احمد حسن کو گرفتار کیا تھا -

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

وسط افریقہ مین لڑائی - لنڈن - ۳ - اکتوبر - اگنڈا سے جو خبرین موصول ہوئی ہین اونسے معلوم ہتا ہے کہ انگریز دشمن موانگا کو ڈیڑہ گھنٹہ کی لڑائی کے بعد شکست ملی - انگریزی فوج مین تین سو سوڈانی سپاہی تھے اور دو میکسم توپین - بغاوت صرف یوروپینون کے خلاف ہے - اور منگو کی نسبت بہت کچھ خوف ہے کہ اس اثنا مین جب موانگا کے خلاف کارروائی ہو رہی تہی فوجون سے بالکل خالی ہو گیا تھا +

مصالحت روم و یونان - لندن - ۴ - اکتو - یونان نے پرنس مورد کورڈاٹو کو قطعی تکمیل عہد نامہ مصالحت کیواسطے قسطنطنیہ روانہ کیا ہے -

افریقہ کو فوج - لنڈن - ۵ - اکتوبر - انگریزی فوج عنقریب ناگر کو جانیوالی ہے کہ لاگوس پر قبضہ کرے - جہان فرانسیسیون کی نقل و حرکت سے باشندے مشوس اور ناراض ہین +

لندن - ۴ - اکتوبر - نیم سرکاری طور پر روم مین اعلان ہو گیا ہے کہ خواہ کچھ ہو - اٹالین ۲۵ - دسمبر کو کسالا چھوڑ دینگے +

عثمان دغنا کی فوج - لندن ۴ - اکتوبر - عثمان دغنا کی فوج کا بہت سا حصہ دریائے البارا کو عبور کر گیا ہے اور امدرمان کی طرف جا رہا ہے +

مصالحت روم و یونان - لنڈن ۶ - اکتوبر - ایتھنز کی مجلس شوریٰ کی تمام فریق مسیو ریمس کے موید ہین چنانچہ گورنمنٹ نے طاقتون کو مطلع کر دیا ہے - کہ وہ قطعی معاہدہ کی تکمیل کیواسطے تیار ہے +

مصالحت روم و یونان - لنڈن - ۶ - اکتوبر - تا تکمیل قطعی معاہدہ مصالحت مجلس شوریٰ یونان کا اجلاس ملتوی ہو گیا ہے +

حد بندی - لنڈن - ۶ - اکتوبر - کمیشن حد بندی روم و یونان کیواسطے یونان وکلاء روانہ کر رہا ہے

ہندوستان کیواسطے کمک - لنڈن - ۶ - اکتوبر - توپخانہ اور پیدل فوج کثرت سے الڈرشاٹ سے پنجاب مین کمک کے واسطے روانہ ہندوستان ہوئی +

بغاوت کیوبا - لنڈن - ۶ - اکتوبر سیز سگاسٹارنسے وزیر اسپین) نے اعلان کر دیا ہے - کہ تا وقتیکہ جنرل ویلر مستعفی نہون - وہ کیوبا سے واپس بلائے جائین گے +

بنین مین شورش - شاہ کا جلاوطن کیا جانا - لندن - ۶ - اکتوبر - مغربی ساحل افریقہ کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے - کہ شاہ بنین پرانے کالابار کو جلاوطن کر دیا گیا ہے پچھلے ماہ جنوری مین بنین کے قریب انگریزی افسرون کے قتل کئے جانیکے جرم شراکت سے یہ بری کر دیا گیا - ۶ سردار مجرم ثابت ہوئے - اور دو قتل کر دئے گئے ہین +

سرحدی فساد - صاحب سکرٹری آف سٹیٹ اور وائسرائے - لنڈن - ۷ - اکتوبر - وائسرائے ہندوستان نے جو تجاویز دربارہ فسادات سرحد کی تھین وہ پہلے صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کے پاس منظوری کو لئے بھیجی گئی تھین - لارڈ جارج ہملٹن نے جواب دیا کہ گورنمنٹ ہندوستان کو اس معاملہ مین قطعی آزادی و اختیار حاصل ہے - اور جو کچھ وائسرائے کونسل مین فیصلہ دین - صاحب سکرٹری آف سٹیٹ اسکی ذمہ واری مین بھی شریک ہونیکو تیار ہین - چنانچہ یہان ہندوستانی معاملات پر تمام اعلے درجہ کے مستند لائق اشخاص لارڈ ایلگن کے اس عمل - ولیری - اور دانائی کی بہت تعریف کرتے ہین - جو اونہون نے ان غیر معمولی مصائب کے اسداد مین دکھلائی ہے جو کچھ عرصہ سے متواتر ہندوستان پر لاحق ہو رہے ہین - مزید برآن یہ مفہوم ہے کہ اگر وائسرائے اپنے اختتام میعاد عہدہ کے بعد بھی انسے اہم خدمات پر رہنا چاہین تو انکی میعاد بڑہا دیجائیگی +

روسی ایشیاء مین - پرنس لوبنیاف کی میراث - لنڈن - ۸ - اکتوبر - اخبار ٹائمز کا نامہ نگار وائینا سے خبر دیتا ہے کہ افواہ ہے کہ پرنس لوبنیاف مرتے وقت کچھ کاغذ چھوڑ گئے تھے - جن مین اونہون نے اسپر زور دیا تھا کہ جب روسی ایشیا مین اپنی ریل مکمل کر لے - اوسوقت ہندوستان پر ایک قاطع پنجہ مارے - اور اگر کامیابی ہو تو سلطنت برطانیہ برباد ہو جائیگی - یہی نامہ نگار لکھتا ہے - کہ یوروپین طاقتونکی توجہ نہایت سرعت سے مشرقی یوروپ سے ایشیاء کے معاملات کیطرف مبذول ہو رہی ہے - نامہ نگار اسپر زور دیتا ہے کہ اب روسیون اور انگریزون مین ضرور باہمی من سمجھوتہ ہو جانا چاہیئے - کیونکہ انتظار کرنے کی مصلحت اب خوفناک ہے +

قحط ہندوستان کا صرف - لنڈن - ۸ - اکتوبر - کل نشین ہاوس کے ایک جلسہ مین لارڈ جارج ہملٹن نے تخمینہ لگایا کہ قحط ہندوستان کا خرچ ایک کروڑ گورنمنٹ ہندوستان پر پڑا ہے +

لاگوس کو مہم - لنڈن - ۸ - اکتوبر - چار افسر - میجر لگارڈ کپتان ہاروسٹ اور فارلٹکیو - اور لفٹنٹ ڈولاگوس مین خدمت کیواسطے منتخب ہوئے ہین -

رئیٹر کا کارسپانڈنٹ لاگوس سے اطلاع دیتا ہے کہ پالنسو سپاہیون کی ایک فرانسیسی مہم پورٹو نوودو سے لاگوس کو روانہ ہوئی ہے - گورنمنٹ تدابیر کر رہی ہے کہ انگریزی علاقہ پر انکے تصرف کو روکا جائے -

دمشق سے استخراج - لنڈن - ۶ - اکتوبر - بیروت اور دمشق کے والیون نے چند مصریون کو جو لبنان مین اپنی رخصت کے دنون مین سیر کر رہے تھے - اپنے علاقون سے نکالدیا ہے - اور دیگر مصریون کی آمد بھی روکدی ہے - یہ بھی خبر ہے کہ جو لوگ نکالے گئے ہین ایمن خدیو کا ایک عزیز بھی ہے +

یہ بھی بیرن رئیٹر کا ایک اور کارنامہ ہے - اور انکی عرفی صداقت اور صحت اخبارات کا ثبوت ! اس معاملہ کی حقیقت اسطرح ہے کہ کوئی تین ماہ کا مل گذرے ہونگے جب چند معزز مصری لبنان کی سیر کر رہے تھے - انکے ساتھ ایک انگریز بھی تھا - مگر اسلامی لباس مین - اسپر والئی بیروت کو شبہ ہوا اور اوسنے انسے درخواست کی کہ آپ اسقدر عرصہ کے اندر یہانسے تشریف لیجائے - جسوقت بالا کو اس امر کی اطلاع ہوئی - تو حضرت سلطان المعظم نے صرف اس خیال سے کہ انکی اسلامی رعایا کی دلشکنی ہوئی - والی بیروت کو دوسری ولایت مین بدلدیا - وکیل)

چندہ امداد قحط ہندوستان - لنڈن - ۷ - اکتوبر - چندہ امداد قحط ہندوستان کے بند کئے جانے کے متعلق ایک جلسہ مین لارڈ میئر نے دوران تقریر مین فرمایا کہ اتنا چندہ آجتک کبھی جمع نہین ہوا - اور ایسا کہ جسکا انتظام بھی بے نظیر طور پر تھوڑے عرصہ مین ہوا ہے - لارڈ جارج ہملٹن نے اس چندہ سے جو وسیع فائدہ ہوا ہے اوسکا ذکر کیا - اور لارڈ میئر اور کمیٹی کا اس اہم خدمت عامہ کے سرانجام پر شکریہ ادا کیا +

لنڈن - ۷ - اکتوبر - تجارت برطانیہ کے نقشہ جات سے معلوم ہوتا ہے - کہ پچھلے ۹ ماہ کی درآمد مین ایک کروڑ ۳ ½ لاکھ کا اضافہ - اور برآمد مین ۴۰ ½ لاکھ کا خسارہ ہوا ہے +

کیوبا کی آزادی - میڈرڈ - ۷ - اکتوبر - وزارت سپین نے فیصلہ کر لیا ہے - کہ کیوبا کو زیر فرمان سپین آزادی دیجائے - مگر جبتک ضرورت ہوگی گورنمنٹ باغیون کے خلاف لڑائی جاری رکھیگی

انجنیرونکا کام بند کرنا - لنڈن - ۷ - اکتوبر - اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ انجنیرونکی جھگڑون اور کام بند کر دینے کے باعث موجودہ کاروبار بحری کی تکمیل ایک سال پر جا پڑیگی - بہت سی کشتیون پر کام رک گیا ہے +

لاگوس (افریقہ) کی بستی جسکا ذکر سننے مین آرہا ہے دراصل ایک جزیرہ ساحل ملائی کے مشرق مین ساحل غلامان پر واقع ہے - اس جزیرہ کا علیحدہ ایک گورنر ہے - اور اگز کٹو اور آئینی کونسلین بھی ہین - اب اسکی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے - کہ انگریزون اور فرانسیسیون کے رسوخ اور اثر کے علیحدہ علیحدہ طبقون کی نسبت ان مین فیصلہ قطعی ہو جانا چاہیئے - کیونکہ اس کی عدم موجودگی مین باہمی فساد و کشیدگی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے + وکیل)

اضافہ محکمہ بحری - لنڈن - ۸ - اکتوبر - سر جارلس ڈلک نے سینٹ جیمس گزٹ مین ایک مضمون لکھا ہے - جسمین وہ لکھتے ہین کہ گورنمنٹ کا ارادہ ایک مسودہ قانون پیش کرنیکا ہے کہ پانچہزار

(باقی اخبار نمبر آئندہ مین ملاحظہ ہو) +

ہندوستان کی خبرین

حضور لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کی سفارش پر حضور وایسرائے نے رام سنگھ صاحب رئیس نبھی کو راجہ کا خطاب پہر عطا فرمایا ہے یہ کسی بدچلنی کے باعث چھینا گیا تھا +

حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل نے زیر ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۶ء (سکہ ہند) ہندوستان کے کئی دفاترون - ایجنسیون - اور تجارتی کمپنیون کو چاندی کا سکہ توڑانے یا کاٹنے کا اختیار دیا ہے +

بمبئی کے ایک تیس سٹر نوروجی مانک جی وادیا سی آئی ای نے اپنی والدہ بائی موتی بائی وادیا کی وصیت کے مطابق مبلغ ۴ ہزار روپیہ میونسپل کمیٹی بمبئی کو چندہ دیا ہے +

گورکھشا سبھا بمبئی نے دیسی والیان ملک کی خدمت مین درخواستین بھیجی ہین کہ دسہرہ کے دن بھینس - بکریان وغیرہ بہینٹ کیواسطے ذبح ہونے نہ دیا کرین -

تخمینہ کیا جاتا ہے کہ اسوقت تک ۴ کروڑ سے زیادہ روپیہ سرحد پر خرچ ہو چکا ہے +

افسوس کہ آنریبل سر رانا شنکر بخش سنگھ صاحب بہادر کے سی آئی ای رئیس ریاست کہجورگانون ضلع رائے بریلی نے یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء بمقام بنارس انتقال کیا +

منی پور کی مستقل فوج قلعہ کی آسایش کیواسطے گورنمنٹ نے ۵۰ ہزار روپیہ کا خرچ منظور کیا ہے +

سال ۹۶-۱۸۹۵ء مین جس رقبہ کی آبپاشی کی گئی اسکی تعداد سال ماسبق سے زیادہ تہی - مگر اسکی آمد مین دس لاکھ روپیہ کی کمی تھی +

راجہ صاحب نابھہ نے ۵۳۰ روپیہ چندہ پنجاب مین حضور ملکہ معظمہ کے مجسمہ کے واسطے دیا ہے +

تہانہ ہندو پنچ لکھتا ہے کہ کوئی ۱۰ سال گذرے بمبئی کے ایک جوتشی نے مسٹر تیلک کو کہدیا تھا کہ سنہ ۱۸۹۷ء مین تم چڑیا کیطرح پنجرہ مین قید ہوگے - اور مسٹر تیلک کو خبردار بہی کر دیا تھا - مگر تقدیر سے چارہ نہین

ایک مرہٹی روزانہ اخبار گوکہی کا ایک نمبر شایع ہوا ہے جس کے پہلے صفحہ پر مسٹر تیلک کی تصویر ہے اور صفحہ ۲-۳-و۴ بالکل خالی ہین - سوائے اسکے کہ انکے حاشئے سیاہ ماتمی ہین +

خبر موصول ہوئی ہے کہ راجہ بہوٹی کرشن دیب - جو کانگریس کے ایک چیف سکریٹری تہے - اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے - اور کانگریس سے اونہون نے تمام تعلقات قطع کر لئے -

دیگر والیان ریاست کے مثال کی تقلید میں مہاراجہ پونچھ نے بہی اپنے ذاتی خدمات فسادات سرحد کے متعلق گورنمنٹ کو پیش کی ہین - راجہ صاحب نے یہ بہی لکھا ہے کہ وہ اس مہم کے واسطے حیوانات رسد رسانی و باربرداری بہی جہانتک انکی ریاست مین گنجایش ہے - پیش کرنا چاہتے ہین - یہ آخر الذکر درخواست انکی ضرور منظور ہو جائے گی - کیونکہ گورنمنٹ کو ابتک رسد رسانی کے متعلق نہایت ضرورت باربردار حیوانون کی ہے - اب تک جسقدر جانور رسد رسانی کے واسطے جمع ہوئے ہین - یعنی - ٹٹو - خچر - اونٹ وغیرہ انکی تعداد شاید قریبًا ۲۵۰۰۰ ہزار ہے - یہ سب کوہاٹ مین اسوقت تک ہین - صرف خچرون کی ہی تعداد مہم تراہ کے ساتھ ۱۷۰۰۰ ہونی ضروری ہے +

کہتے ہین مدراسی اخبار ہندو سے بہی باز خواست ہوگی کہ مقدمہ تلک سے متعلق مفسدانہ لکہا ہے -

افسوس ہے کہ قاضی احتشام الدین صاحب مالک اخبار نظام الملک مراد آباد ۲۷ ستمبر کو بعارضہ ضیق النفس انتقال فرما گئے - قاضی صاحب مرحوم ایک عالم و فاضل شخص تہے - آپنے قران شریف کی تفسیر اکسیر اعظم اردو مین لکہنا شروع کی تہی - جو نصف کے قریب تیار ہو چکی تہی - آپ شاعر بہی تہے - آپکا ایک شعر ہے ؎

جانیوالون کو مین اسے فریاد کل کرتا تہا یاد + آج میری یاد باقی جا بجا تہی مین نہ تہا -

مہاراجہ سندھیا نے دو لاکھ من خشک گہاس کا ذخیرہ جو گوالیار مین جمع ہے - سرحد پہ استعمال کے واسطے سرکار انگریزی کو دیدیا ہے - چنانچہ بذریعہ ریل خوشحال گڈہ بہیجا جائیگا +

سر ہیر شمشیر وزیر نیپال نے کچہہ عرصہ ہوا گورنمنٹ کو لکہا تہا کہ اگر سرحدی فسادون کے فرو کرنے مین ضرورت ہو تو وہ فوج نیپال سے مدد دینے کو تیار ہین +

متھرا مین مہاراجہ بنارس کی رسم تلادان حال ہی مین ادا ہوئی ہے - اس تقریب مین ۲۰۰۰ کی رقم مہاراجہ صاحب نے اس طرح صرف کرنا منظور فرمائی ہے - کہ ایک تو ادنی تعلیم کا ابتدای مدرسہ کوڑہ مین کہلیگا - اور ایک ہائی سکول برہمن طلبا کیواسطے جاری کیا جائے گا - اسکے قبل اس تقریب پر جو روپیہ ہوتا تہا وہ ان برہمنون اور فقیرون کو تقسیم ہو جاتا تہا - جو مقام ادا کے رسم پر موجود ہوتے تہے +

گورنمنٹ سکریٹری بمبئی نے ۲۸ - ماہ گذشتہ کو بمبئی کارپوریشن کے پریسیڈنٹ کے نام ایک ضروری خط شہر بمبئی کو از سر نو تعمیر کرنیکی نسبت روانہ کیا ہے جسمین تفصیل وار اوس کے اخراجات کا تخمینہ بتلایا گیا ہے - مثلاً جن مقامات مین کثرت آبادی ہے وہان نئے راستون کے کشادہ کرنے کا خرچ دو کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ - قدیم راستون کی درستگی اور صفائی ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ - غریبون کے لئے مکانات تراسی لاکھ روپیہ افتادہ زمینون کا ہموار کرنا اور کام مین لینا سترہ لاکھ روپیہ - کل چار کروڑ سچانوے لاکھ روپیہ ہونگے - واقعی گورنمنٹ کی یہ سکیم قابل تعریف ہے جب اس کے مطابق کارروائی ہوگی تو شہر بمبئی بہت کچہہ ترقی کر جائیگا - اور عدم صفائی کی نسبت اکثر جو شکایتین رہا کرتی ہین وہ رفع ہو جائین گی +

گذشتہ جمعرات کو ہائیکورٹ مدراس سے سبا نامی ایک شخص کو سزائے پھانسی اس جرم مین ہوئی کہ اوسنے اپنی بہن کو ایک شخص سے بدفعلی کرتے دیکہکر بہن اور نیز اوس کی آشنا کو خاندان کی عزت قایم رکہنے کے لئے مار ڈالا جسوقت اوس شخص کو پھانسی لگانیکو سولی کے پاس لے چلے اوسنے اپنے جرم کا اقرار کیا مگر چہرہ سے ذرہ بہی غم ظاہر نہ ہوتا تہا - جب یہ پھانسی چڑہایا گیا اوسنے بہجن گائے - اور خوشی خوشی جان دی - ہر ایک شخص کی زبان پر مدراس مین اس پھانسی کا تذکرہ ہے - اور ہائیکورٹ کے حکم سے عام ہندو کو ناراضی ہے کہ اہل ہند عورت کی جانب سے بدفعلی کو قتل سے زیادہ جرم سنگین سمجھتے ہین - اس باعث ممکن نہین ہے کہ محض پھانسی کا خوف اشتعال طبع کا رخ بدل دے یا عام ہمدردی کا جوش جو ایسے شخص کی نسبت پیدا ہوتا ہے مٹا دے - ایسے اشتعال آمیز واقعات قتل پر سزائے پھانسی دینا غلطی ہے - اور اس سے کسی قسم کی عبرت پیدا نہین ہو سکتی -

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

میلہ دیوالی پر مویشی کے کرایہ کی - عائیتی شرح - آئندہ میلہ دیوالی مین جو ۲۰ سے ۲۹ اکتوبر سنہ ۹۷ء تک امرتسر مین رہیگا اون مویشی کے لئے جو نیک نیتی سے سات زیادہ کی تعداد مین مالک کی جو کہون پہ (دیکہو رسک نوٹ فارم بی) امرتسر سے میلہ پر سے خرید کر مال گاڑی یا مکسڈ گاڑی پہ لائے یا میلہ کیلئے وہان لیجائے جائین - تو اوپر مندرجہ ذیل خاص شرح کے مطابق کرایہ لیا جائیگا -

گہوڑے ٹٹو وغیرہ ۴ پرفی چہکڑا فی میل - شاخدار مویشی ۳ پرفی چہکڑا فی میل

مندرجہ بالا تخفیف شدہ شرح امرتسر کو لیجانیکے لئے ۵ - اکتوبر سے ۲۹ - اکتوبر سنہ ۹۷ء تک اور امرتسر سے لانیکے لئے ۲ - اکتوبر سے ۱۳ - نومبر سنہ ۹۷ء تک نافذ رہیگی +

مزید حالات ... سٹیشن ماسٹرون سے دریافت کرو +

دفتر ٹریفک سپرنٹنڈنٹ لاہور
مورخہ ۴ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء

حسب الحکم
ای - ایف جنکنس صاحب بہادر
ٹریفک سپرنٹنڈنٹ

مطبع روز بازار امرتسر مین منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ کی اہتمام سے چہپا -